عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰/روپے

جلد: ۲۸ | یکم تا ۷/ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰/ جون ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۲۴

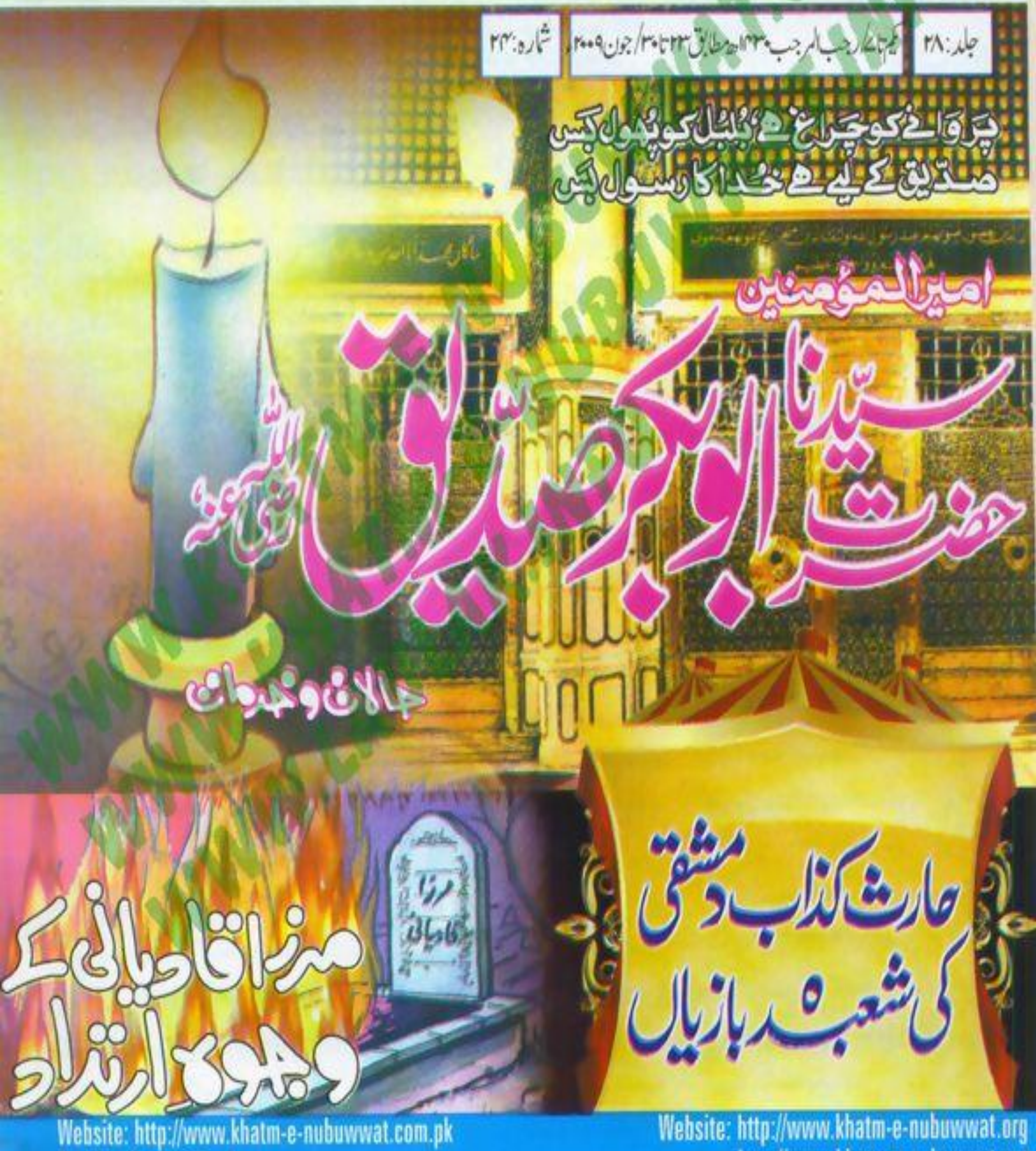

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

امیر المومنین
سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
حالات و خدمات

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

حارث کذاب دمشقی کی شعبدہ بازیاں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

رشتہ کے لئے غیر شرعی کام

صائمہ بدر، کراچی

س:...... میں آپ کی توجہ معاشرے کے ایک ایسے سنگین مسئلہ کی جانب دلانا چاہتی ہوں جو مجھ جیسی لاتعداد لڑکیوں کو درپیش ہے کہ جب کسی لڑکی کا رشتہ تلاش کیا جاتا ہے تو:

۱:...... لڑکی کو اس کے گھر والے (چاہے وہ کتنے ہی باپردہ کیوں نہ ہوں) اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ پارلر سے بال کٹوائے بھنویں وغیرہ بنوا کر فوٹو اسٹوڈیو سے جا کر اس طرح تصویر کھنچوائیں جو اس کے خدوخال کو نمایاں کرے، یہ تصاویر شادی دفاتر میں دی جاتی ہیں جو یقیناً نامحرم تک بھی جاتی ہیں اور تبصرے بھی ہوتے ہیں، کیا یہ سب شرعاً جائز ہے؟

۲:...... جب خواتین لڑکی کو دیکھنے آتی ہیں تو کسی نہ کسی بہانے سے مثلاً رنگ کم، قد چھوٹا ہے، قطع نظر اس کے کہ لڑکی کتنی ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باکردار کیوں نہ ہو، مسترد کر دیتی ہیں، کسی لڑکی کو تعلیم یافتہ اور باکردار ہونے کے باوجود محض شکل کی بنیاد پر مسترد کرنا کہاں تک درست ہے؟

۳:...... کفو کے بارے میں ہمارے ہاں یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ اگر لڑکی حیدرآبادی ہے تو لڑکا بھی حیدرآبادی ہو کیا شرعی لحاظ سے اسے کفو کہتے ہیں؟

برائے مہربانی میرے پورے خط کو جلد از جلد شامل اشاعت کر کے سوالات کا تفصیلی جواب دیجئے کہ شاید وہ تمام لوگ جو مجھ جیسی لڑکیوں کے لئے ذہنی اذیت کا باعث بنے ہوئے ہیں کوئی سبق حاصل کریں۔

ج:...... بلاشبہ آپ نے ایک اہم مسئلہ کی نشاندہی کی ہے، میری بیٹی! پہلی بات تو یہ ہے کہ لڑکیوں کا بال کٹوانا اور بھنویں بنوانا ناجائز اور حرام ہے۔ دوسرے نمبر پر اس کا بیوٹی پارلر سے میک اپ کرانا اور پھر کسی نامحرم سے خالص غیر ضروری تصویر بنوانا اور اسے شادی دفتر میں غیر محرموں کے سامنے پیش کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، غالباً آج کل رشتوں میں رکاوٹیں ان ہی گناہوں کی نحوست کی وجہ سے آرہی ہیں۔

میری بیٹی! جب سے ہم نے جائز مقاصد کے لئے حرام ذرائع کو اختیار کرنا شروع کیا ہے، اس وقت سے اللہ کی مدد ہم سے اٹھ گئی ہے، چنانچہ گھروں میں رشتے موجود ہیں مگر جوڑ نہیں ملتے۔

۲:...... اسی طرح رشتے کی پسند و ناپسند میں لڑکی کی تعلیم، سیرت، کردار اور تقویٰ و طہارت کے بجائے اس کے نقوش و رنگت پر انحصار کرنا غلط ہے، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: کسی خاتون کے مال، جمال، خاندان اور دین داری کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، لیکن ان سب میں سے دین داری کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا: ”فاظفر بذات الدین تربت یداک“ پس دین داری کو ہی ترجیح دیجئے! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“

میری بیٹی! حسن و جمال اور خاندان و مال کو ترجیح دینے کی نحوست ہے کہ آج کسی گھر میں سکون نہیں۔

۳:...... اسی طرح کفو کی یہ تعریف کہ ”لڑکا لڑکی دہلوی، حیدرآبادی وغیرہ وغیرہ ہوں“ خود ساختہ ہیں، بس دین داری، خاندانی اور مالی اعتبار سے مماثلت کا اعتبار کیا گیا ہے اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں، دین داری میں مماثلت شرط اوّل ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین و اخلاق میں اور ایمان و اعمال میں ترقی نصیب فرمائے۔ آمین۔

بددیانت شخص کا چندہ

عبدالقیوم نعیمی، کراچی

س:...... کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک تاجر اور بلڈر مدارس اور مساجد کی بہت مدد کرتا ہے مگر جو لوگ اس سے کاروبار کرتے ہیں، ان سے ہمیشہ بددیانتی اور بے ایمانی کرتا ہے، کیا ایسے شخص کا مدارس اور مساجد کی امداد کرنا درست تصور کیا جائے گا؟ براہ کرم بتائیں کہ یہ حلال ہے یا حرام یا مکروہ تصور ہوگا یا جائز ہوگا؟

ج:...... بصورت صحت سوال، مدارس کو چندہ دینا الگ بات ہے اور اس کا اپنے کاروبار میں یا معاملات میں ہیر پھیر کرنا الگ بات ہے۔ لہٰذا اگر وہ شخص کسی سے بدنیتی کرتا ہے تو اس کو ایسا نہیں کرنا چاہئے، تاہم اہل مدارس یا مساجد کو چونکہ معلوم نہیں، اس لئے یہ چندہ لینا جائز ہے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ — یکم تا ۷/رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/جون ۲۰۰۹ء — شمارہ:۲۴

اس شمارے میں!

ملکی تحمد و پلیٹ فارم کی ضرورت!	۵	اداریہ
امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۷	مولانا محمد رمضان لدھیانوی
حارث کذاب دمشقی کی شعبدہ بازیاں	۱۰	مولانا سعید احمد جلال پوری
زیدزمان المعروف زید حامد کا تعارف (آخری قسط)	۱۳	
دنیا سے جی نہ لگائیے	۱۶	مولانا اشرف علی تھانوی
یورپ میں حفاظت قرآن کا خدائی کرشمہ	۱۸	مولانا ثمیر الدین قاسمی برطانیہ
مرزا قادیانی کے وجود کا اثر	۲۱	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

ریا اور دِکھلاوے کی مذمت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جو شخص دِکھاوا کرے، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کا دِکھاوا کرے گا، اور جو شخص سنائی کرے، اللہ تعالیٰ اس کی سنائی کرے گا۔ اور اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ: جو شخص لوگوں پر رحم نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔‘‘

(ترمذی، ج:۲، ص:۶۱)

یعنی جو شخص لوگوں کو دِکھانے اور سنانے کے لئے کوئی عمل کرتا ہے، قیامت کے دن اس کے دل کے اس کھوٹ کو سب کے سامنے ظاہر کردیا جائے گا، اور بجائے اس کے کہ اس کا نیک عمل اس کے لئے رحمت و رضوان کا ذریعہ بنتا، اُلٹا اس کی ذلت و رُسوائی اور فضیحت کا سبب بن جائے گا، کیونکہ کسی عمل کی قبولیت کے لئے اِخلاص شرط ہے، یعنی محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے نیک عمل کیا جائے، نہ مخلوق کی داد و تحسین پر نظر ہو، نہ دُنیوی عزت و وجاہت مطلوب ہو، نہ شہرت سے غرض ہو۔

’’اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ‘‘ (الانعام:۱۶۲، ۱۶۳)

اس حدیث پاک سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ اعمال کا ایک تو ظاہری ڈھانچہ ہے، اور ایک ان کی رُوح ہے، کسی عمل کی مقبولیت کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کا ظاہری ڈھانچہ بھی دُرست ہو، اور اس میں رُوح بھی موجود ہو، اگر عمل کا ظاہری ڈھانچہ غلط ہے تب بھی وہ عمل مردود ہے، اور اگر ظاہری ڈھانچہ تو دُرست ہے لیکن اس میں رُوح نہیں، تب بھی وہ مردود اور مردار ہے۔

ظاہری ڈھانچے کے صحیح ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمودہ طریقے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو، اور رُوح سے مراد یہ ہے کہ وہ عمل محض رضائے اِلٰہی کے لئے کیا جائے، مخلوق کو دِکھانے، سنانے کے لئے نہ کیا جائے، پس جو عمل سنتِ نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) کے خلاف ہو، اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس کی بھی کوئی قیمت نہیں، خواہ کرنے والے نے کتنے ہی اِخلاص سے کیا ہو۔ اور جس عمل سے مقصود رضائے اِلٰہی نہ ہو وہ بھی نہ صرف یہ کہ بے قیمت ہے، بلکہ جس طرح رُوح نکل جانے کے بعد جسم گلنا سڑنا شروع ہوجاتا ہے، اسی طرح ایسے اعمال جن کا مطمحِ نظر مخلوق کی خوشنودی تھا، قیامت کے دن متعفن ہوجائیں گے اور ریاکاری کی بدبو سے خود عمل کرنے والے کا دماغ بھی پھٹا جائے گا، وہ اس تعفن کو چھپانے پر قادر نہ ہوگا، بلکہ تمام اہلِ محشر کو اس کی نیت کی گندگی معلوم ہوجائے گی، نعوذ باللہ!

دُوسری بات اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوئی کہ قیامت کے دن اعمال کی جزا و سزا ان کے مناسب ہوگی، جو شخص اپنے عمل سے محض مخلوق کو راضی کرنا چاہتا تھا، اس کو یہ سزا ملے گی کہ اس کا وہی عمل مخلوق کے تنفر کا ذریعہ بنے گا، جو شخص عمل سے شہرت و عزت کا طالب تھا اس کو یہ سزا ملے گی کہ یہی عمل اس کی ذلت و تشہیر کا سبب بن جائے گا۔

یہ تو آخرت کی سزا ہے، اس کا کچھ نمونہ دُنیا میں بھی دِکھا دیا جاتا ہے، چنانچہ جو شخص محض رضائے مولیٰ کا طالب ہو، خواہ وہ اپنی حالت کو کتنا ہی چھپائے، لیکن اللہ تعالیٰ اس کی عزت و وجاہت قلوب میں راسخ فرمادیتے ہیں، اور جو شخص محض ریاکاری کے لئے بنا سنوار کر عمل کرتا ہے تاکہ لوگوں کی نظر میں معزز ہوجائے اور لوگ اس کو بزرگ اور خدا رسیدہ سمجھ کر اس کی تعظیم کیا کریں، خواہ وہ اپنی ریاکاری کو کتنا ہی چھپائے لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ اس کی مکاری و ریاکاری کو ظاہر فرمادیتے ہیں، اور عام مخلوق اس سے نفرت کرنے لگتی ہے، اور اس کی ریاکاری کا عام شہرہ ہوجاتا ہے، اس لئے حدیث پاک کے مضمون کو اگر دُنیا و آخرت دونوں کے لئے عام قرار دیا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے، گویا ریاکاری کی اصل ذلت و تشہیر تو آخرت میں ہوگی، مگر کچھ نمونہ دُنیا میں بھی دِکھا دیا جاتا ہے۔

یہاں سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مخلوق کی خاطر کوئی عمل کرنا نفس کی سب سے بڑی حماقت ہے، کیونکہ ایسے عمل پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی تو اس لئے مرتب نہیں ہوتی کہ اس نے رضائے اِلٰہی کا قصد ہی نہیں کیا، بلکہ مخلوق کی رضامندی کا قصد کیا، اور مخلوق کی رضامندی اس لئے مرتب نہیں ہوتی کہ اس کی ریاکاری و مکاری کا بھید آخر کھل کر رہے گا، اور ریاکار، مکار، منافق کو کوئی بھی شخص پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھتا۔

اس حدیث پاک میں ریا و سمعہ (یعنی مخلوق کو دِکھانے اور سنانے کے لئے عمل کرنے) کی صرف سزا ہی بیان نہیں فرمائی گئی، بلکہ اس خبیث مرض سے بچنے کا علاج بھی تجویز فرمادیا ہے، اور وہ یہی مراقبہ ہے جو میں اُوپر عرض کرچکا ہوں۔

الغرض! مخلوق کو خوش کرنے کے لئے کام کرنا ریاکاری ہے، جو درحقیقت نفاق کا ایک شعبہ ہے، اس کے مقابلے میں اِخلاص ہے کہ آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے عمل کرے، اِخلاص تمام اعمال کی جان ہے، اور جس قدر اِخلاص زیادہ ہوگا اسی قدر عمل میں وزن ہوگا۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہر مسلمان کو ریا و سمعہ سے محفوظ رکھے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

اداریہ

مذہبی متحدہ پلیٹ فارم کی ضرورت!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

ارباب اقتدار نے غیروں کے جنگی جنون کو اپنی دھرتی پر منتقل کرنے کی پالیسی اپنا کر، پاک سرزمین کو بم دھماکوں، خودکش حملوں، کشت وخون اور امن و امان کی مخدوش صورت حال سے دوچار کردیا ہے۔ ملکی قیادت دشمنوں کی سازشوں اور اندرونی شورش پر قابو پانے سے قاصر معلوم ہوتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ سرحد اور قبائلی علاقوں میں اپنے شہریوں کو مارنے اور بے گھر کرنے کا سلسلہ جاری ہے، جس کے ردعمل میں خودکش حملوں اور دیگر تخریبی کارروائیوں سے پورا ملک اذیت وکرب میں مبتلا ہے۔ گزشتہ جمعرات کو سیکورٹی فورسز نے کوہاٹ میں شیخ الحدیث مولانا محمد امین اورکزئی کے مدرسے پر بمباری کرکے ان کو اور ان کے خاندان کو، اساتذہ وطلبا کو انتہائی بے دردی سے شہید کردیا۔ حالانکہ مولانا ممتاز عالم دین، معتدل مزاج، مذہبی رہنما اور روحانی بزرگ تھے اور عسکریت پسندی سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا، بلکہ وہ علاقہ بھر کے معزز اور شہر کی امن کمیٹی کے صدر تھے، شیعہ سنی فسادات ختم کرانے اور فرقہ واریت کے خاتمہ میں ان کے کردار کے اپنے اور پرائے سب ہی قائل تھے۔ ایسی علمی شخصیت کی شہادت کے زخم تازہ تھے کہ لاہور اور نوشہرہ میں ہونے والے بہیمانہ خودکش دھماکوں نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔ نوشہرہ کینٹ میں خودکش حملہ کے نتیجہ میں ۱۲ نمازی شہید اور ۱۰۰ زخمی ہوگئے، جبکہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں ہونے والے خودکش دھماکہ کے بارے میں روزنامہ جنگ کراچی کی خبر ملاحظہ کیجئے:

”جامعہ نعیمیہ لاہور میں خودکش حملے کے نتیجے میں ملک کے ممتاز عالم دین اور جامعہ نعیمیہ لاہور کے منتظم علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی اور ان کے ۳ ساتھیوں سمیت ۵-افراد جاں بحق ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی لاہور کے علاقے گڑھی شاہو میں جامعہ نعیمیہ میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد معمول کے مطابق اپنے دفتر میں جامعہ کے طلبا اور لوگوں سے ملاقات کررہے تھے کہ اسی اثنا میں خودکش حملہ آور اندر داخل ہوا اور ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کے قریب پہنچ کر خود کو دھماکا سے اڑادیا۔ خودکش حملے میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی، ان کے معتمد ڈاکٹر خلیل، ان کے قریبی ساتھی عبدالرحمن، راشد اور ایک نامعلوم شخص جاں بحق ہوگیا جبکہ دفتر میں موجود دیگر افراد شدید زخمی ہوگئے، جنہیں فوری طور پر قریبی ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا، دھماکے سے مسجد اور قریبی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کو میو ہسپتال لے جایا جارہا تھا کہ وہ راستے میں ہی خالق حقیقی سے جاملے، دھماکے کے وقت نمازیوں کی اکثریت نماز

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAHUCAK.INFO

جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد سے جاچکی تھی۔ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت کی خبر ملتے ہی جامعہ کے طلبا، اساتذہ اور مولانا کے عقیدت مند، رفقاء، عزیز واقارب اور رشتہ دار فوری طور پر مسجد پہنچ گئے اور انہوں نے ناقص سیکورٹی انتظامات پر احتجاج کیا۔اس موقع پر بعض طلبا مشتعل ہوگئے اور ہنگامہ آرائی شروع کردی۔ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت پر عقیدت مند، طلبا اور دیگر افراد دھاڑیں مار مار کر روتے رہے اور ہر آنکھ اشکبار تھی جبکہ شہر بھر میں سوگ کا سماں رہا۔مظاہرین نے سیکورٹی کے ناقص انتظامات پر حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔مظاہرین نے اس موقع پر اسلام کے نام پر معصوم، بے گناہ اور نیک انسانوں کا ناحق قتل کرنے والے دہشت گردوں کے خلاف بھی شدید نعرے بازی کی۔مشتعل طلبا نے پولیس اہلکاروں اور میڈیا کے نمائندوں کو تشدد کا نشانہ بنایا، پولیس، رینجرز اور دیگر سیکورٹی اداروں کے اہلکاروں کو ان کے احتجاج پر مدرسے سے باہر آ گئے۔تاہم ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے صاحبزادے راغب نعیمی، جامعہ نعیمیہ کے ذمہ داروں اور پولیس کے اعلیٰ حکام نے طلبا کو صبر وتحمل کی تلقین اور پُرامن رہنے کی اپیل کی۔ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے صاحبزادے نے اپنے بیان میں کہا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے ملک کی حفاظت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دیا ہے، اس کو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا، والد کی شہادت ملک کو محفوظ بنانے کے لئے ایک قربانی ہے جو کسی بھی صورت رائیگاں نہیں جائے گی....

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۳/ جون ۲۰۰۹ء)

جامعہ نعیمیہ رضویہ لاہور کے بانی مفتی محمد حسین نعیمی کے صاحبزادے ڈاکٹر سرفراز نعیمی ممتاز عالم دین، سلجھے ہوئے خطیب اور تمام مذہبی و سیاسی حلقوں میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔تین سال قبل جب پرویز مشرف نے توہین رسالت کے قانون کو بدلنے کی کوشش کی تو مولانا سرفراز نعیمی نے دیگر علمائے کرام کے ساتھ مل کر اس منصوبے کو ناکام بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کے مسئلہ اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر بھی مولانا کی بے قراری قابل دید تھی۔اس احتجاجی مہم میں گرفتار بھی ہوئے محکمہ اوقاف کی ملازمت سے بھی ہاتھ دھونا پڑا، بعدازاں عدالتی حکم پر بحالی ہوئی مگر خود ہی مستعفی ہوگئے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی معتدل مزاج عالم دین تھے۔بظاہر یہ باور کرایا جارہا ہے کہ انہوں نے خودکش حملوں کے حرام ہونے کا فتویٰ جاری کیا تھا اور کہا تھا کہ ایسے حملہ آوروں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔اس کے ردعمل نے ان کی جان لے لی۔حالانکہ اسلامی ملک میں اور مسلمانوں کے پبلک مقامات پر خودکش حملوں کو کوئی مسلک بھی درست نہیں سمجھتا اور ملک بھر کے جید علماء کرام باقاعدہ اجتماعی طور پر اس کا اعلان بھی کرچکے ہیں۔

دراصل یہ سامراج کے ایجنٹ اور گماشتے امت مسلمہ میں افتراق وانتشار پھیلانے کے لئے قومی، طبقاتی، قبائلی، مقامی، علاقائی، لسانی، صوبائی اور فرقہ وارانہ تقسیم کے ذریعے اپنے مذموم عزائم پورا کرنا چاہتے ہیں۔اس کا مقصد پاکستان میں ایسا انتشار پیدا کرنا ہے کہ اسے لسانی ونسلی بنیادوں پر تقسیم کیا جاسکے۔اس تقسیم کو پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں صوبائی خودمختاری کا نام دیا جاسکے گا۔ان حالات میں اس کی شدید ضرورت ہے کہ علماء ومشائخ مسلکی تفریق سے بالاتر ہوکر ایک متحدہ پلیٹ فارم تشکیل دے کر اس سازش کو ناکام بنائیں تاکہ استعماری قوتوں کے ایجنٹ جو مذہبی قوتوں کا باہم متحارب کرنا چاہتے ہیں ان کے خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین اورکزئی شہیدؒ اور حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہیدؒ کے سانحات شہادت کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ان کے اکابرین اپنا سانحہ اور حادثہ تصور کرتے ہوئے ہر دو حضرات کے متعلقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جلالت و خدمات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت سے ۵۱ سال قبل پیدا ہوئے، آپ کا نام عبداللہ، کنیت ابوبکر، لقب صدیق اور عتیق، والد محترم کا نام ابوقحافہ عثمان بن عامر اور والدہ محترمہ کا نام ام الخیر سلمٰی بنت صخر ہے۔

آپ کا سلسلہ ساتویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ بچپن میں بھی آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور اچھے اخلاق کے مالک تھے، آپ کو اسلام سے قبل بھی باعتماد تجربہ کار، غمخوار اور متمول تاجر کی حیثیت سے پہچانا جاتا تھا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت سے سرفراز کیا گیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے آپ کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کی۔

اسلام قبول کرنے کے بعد آپ آرام سے نہیں بیٹھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس ابدی ہدایت سے روشناس کرانے کے لئے متحرک ہوگئے، آپ کی دعوت پر اسلام لانے والے ایسے لوگ ہیں جو بعد میں امت کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوئے۔ مثلاً حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبیداللہ، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم وغیرہ۔

ان کے علاوہ حضرت عثمان بن مظعون، ابو عبیدہ، ابو سلمہ، خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہم اجمعین، کفار و مشرکین کی ایذا رسانی کے باوجود آپ نے ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، قبائل عرب اور عام مجمعوں میں جہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت و تبلیغ کے لئے جاتے، تو حضرت ابوبکرؓ بھی ساتھ جاتے، نسب دانی اور کثرت ملاقات کی وجہ سے لوگوں میں آپ کا تعارف کراتے کفار جب بھی آپ ﷺ پر دست درازی کرتے تو جناب ابوبکرؓ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر سینہ سپر ہوجاتے۔

سب سے زیادہ بہادر کون؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر اپنے خطبہ میں فرمایا: ”آپ بتاؤ کہ مسلمانوں میں

مولانا محمد رمضان لدھیانوی

سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ کسی نے کہا ہم نہیں جانتے، آپ نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں نے قریش کو دیکھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا ہوا تھا ایک شخص آپ پر غالب آنے کی کوشش کررہا تھا، دوسرا آپ کو گرانا چاہتا تھا اور وہ کہہ رہے تھے تم ہی ہو جس نے کئی خداؤں کو ایک بنادیا ہے... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بخدا ہم میں کوئی قریب نہیں گیا، سوائے ابوبکر کے، وہ ایک کو مارتے اور دوسرے کو دھکیلتے ہوئے آگے بڑھے اور فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو تم اس ذات اقدس کو اس لئے شہید کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں، میرا رب ایک اللہ ہے۔“

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ سلمٰی بنت صخر ابتداہی میں صرف انتالیس اصحاب کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوچکی تھیں، البتہ آپ کے والد فتح مکہ تک مسلمان نہ ہوئے۔

تم جیسا آدمی جلاوطن نہیں کیا جاسکتا:

۵/نبوی میں جب ہجرت حبشہ کا حکم ملا تو آپ بھی رخت سفر باندھ کر روانہ ہوئے، مقام برک الغماد میں ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا تم جیسا آدمی جلاوطن نہیں کیا جاسکتا، تم مفلس و بے نوا کی دستگیری کرتے ہو، قرابت داروں کا خیال رکھتے ہو، مصیبت زدوں کی اعانت کرتے ہو، چنانچہ آپ کو واپس مکہ لاکر قریش میں اعلان کردیا، آج سے ابوبکر میری امان میں ہیں، آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی اس میں خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرتے جب قرآن کی تلاوت کرتے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے اور قریبی گھروں کے بچے اور عورتیں آپ کے گریہ و بکا کو دیکھ کر ارد گرد جمع ہوکر قرآن سنتے۔

۱۱یا ۱۲ نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس ارشاد ہے کہ میں نے معراج کی رات جبرئیل (علیہ السلام) سے کہا تھا کہ میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی، حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا: ابوبکر آپ کی تصدیق کریں گے، کیونکہ وہ صدیق ہیں۔

(کنز العمال، ۱۱/ ۵۵۵)

آپ کو ”صدیق“ کا لقب کیوں ملا؟

امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (معراج کی رات) مسجد اقصیٰ کی طرف لے جایا گیا تھا تو لوگ اس واقعہ کے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

بارے میں طرح طرح کی باتیں کرنے لگے تھے چند لوگ دوڑتے ہوئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور کہا آپ کے صاحب کو کیا ہوگیا ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ آج رات مجھے بیت المقدس کی طرف لے جایا گیا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، فرمایا: اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے، لوگوں نے کہا کہ آپ کیا ان کی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات کو بیت المقدس گئے اور صبح سے پہلے واپس آگئے؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں تو اس سے بھی بعید از عقل بات کی ضرور تصدیق کروں گا، صبح ہو یا شام، میں ان کی ہر آسمانی خبر کی تصدیق کرتا ہوں، اسی بنا پر حضرت ابوبکرؓ کا نام و لقب ’’الصدیق‘‘ پڑ گیا۔ (المستدرک ۳/۶۲)

تم ساتھ ہی چلو گے:

مکی زندگی میں صبح و شام حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لایا کرتے تھے، حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت مدینہ کی تیاری کی، تو آپؐ نے فرمایا عجلت نہ کرو، امید ہے مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا، عرض کیا جب ہجرت کا حکم ہو تو مجھے ہمراہی کا شرف نصیب ہو، فرمایا: تم ساتھ ہی چلو گے، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چار ماہ تک انتظار میں رہے... ۱۳/ نبوی میں ۲۷/ صفر کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے ہجرت کی۔ ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ چھپائے خلاف معمول ناوقت تشریف لائے اور فرمایا کوئی ہو تو اس کو ہٹادو میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گھر والوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے، پھر آپ اندر تشریف لائے اور فرمایا ہجرت کا حکم ہو گیا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معیت کی تمنا ظاہر کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیار ہو جاؤ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو اونٹ پہلے سے تیار کر رکھے تھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کیا، چنانچہ یہ مختصر قافلہ روانہ ہوا، پہلی منزل غار ثور ٹھہری، تین دن قیام کیا اسی غار ثور میں سانپ کے ڈسنے کا مشہور واقعہ پیش آیا۔

قابل اعتماد اور راز دار گھرانہ:

اگر ہجرت کے واقعات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رازداری اور خلوص پر کس قدر اعتماد تھا اور یہ کہ رازداری کے تمام کام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل وعیال سے متعلق تھے، مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر غار ثور میں پوشیدہ ہونا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ کا رات کو آکر مشرکین کے حالات سے آگاہ کرنا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ کا روزانہ عبداللہ کے نقش قدم پر بکریاں لانا (تاکہ قدموں کے نشان بھی مٹ جائیں) اور دودھ پیش کرنا جو رات کے وقت غذا کا کام دیتا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا کھانا پہنچانا وغیرہ۔

۲ ہجری کے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت عبدالرحمٰن جنگ بدر سے پہلے حالت کفر میں تھے اور جنگ بدر میں دشمنوں کے ساتھ شامل تھے، جب عین جنگ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی زد میں آگئے تو محبت پدری نے جوش مارا اور حضرت عبدالرحمٰن نے اپنا رخ دوسری سمت کر لیا، پھر جب اسلام لے آئے تو اپنے جلیل القدر والد سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میری زد میں آجاتے تو میں اللہ کے مقابلے میں محبت پدری کی کوئی پرواہ نہ کرتا، کیونکہ مسلمان حق کی اشاعت وتبلیغ کے لئے ہے نہ کہ باطل سے ڈرنے اور تعلقات میں پھنسنے کے لئے اسی کو کسی شاعر نے یوں کہا:

سن کے یہ حضرت صدیق نے ارشاد کیا
راہ حق میں نہیں رشتہ کی رعایت کا محل
تو میری زد پہ جو آتا تو نہ بچ کر جاتا
یہ میری تیغ تھی تیرے لئے پیغام اجل

جنگ میں خدمات:

آپ غزوۂ بدر میں بہادری سے لڑے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت بھی کی بلکہ اس خوفناک جنگ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری سے غافل نہ ہوئے، ایک مرتبہ چادر مبارک شانہ اقدس سے گر گئی فوراً تڑپ کر آئے اور اٹھا کر شانہ پر رکھ دی پھر رجز پڑھتے ہوئے دشمنوں کی صف میں گھس گئے۔ (فتح الباری، سیر الصحابہ ۱/۳۲) اور قیدیوں سے فدیہ لینے کی رائے بھی پیش کی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آئی۔

۳ ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں شرکت کی اس جنگ میں مجاہدین اسلام تعداد کم ہونے کے باوجود پہلے غالب آئے لیکن پھر اتفاقی طور پر پانسہ پلٹ گیا، ایسے وقت میں بہت سے مسلمانوں کے پائے ثبات متزلزل ہوگئے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آخر وقت تک ثابت قدم رہے اور اختتام جنگ کے بعد کفار کے تعاقب میں جانے والے دستے میں شامل ہوئے۔

۴ ہجری میں غزوۂ بنی نضیر اور غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔

کیا ہم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیں گے:

اسی سال صلح حدیبیہ کا واقعہ بھی پیش آیا،

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

قریش مکہ نے عروہ بن مسعود کو سفیر بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، اس نے دوران گفتگو یہ کہا کہ: ''خدا کی قسم! تمہارے ساتھ ایسے چہرے اور مخلوط آدمی دیکھتا ہوں کہ وقت پڑے گا تو وہ تم سب کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔'' اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے حلیم الطبع بزرگ نے عروہ کو سخت جواب دیتے ہوئے کہا: کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟ عروہ نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ ابوبکر ہیں، اس نے مخاطب ہو کر کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں تمہارا زیر بار احسان نہ ہوتا تو تمہیں نہایت سخت جواب دیتا۔

(بخاری، سیر الصحابہ)

۷ ہجری میں حضرت ابوبکر غزوۂ خیبر میں پہلے روز سپہ سالار بنے اور ماہ شعبان میں بنوکلاب کی سرکوبی کے لئے آپ کو روانہ کیا گیا، کامیاب واپسی کے بعد بنوفزارہ کی سرزنش پر مامور ہوئے، بہت سے قیدی اور مال غنیمت ساتھ لائے۔

ابوقحافہ اسلام لائے:

۸ ہجری فتح مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ کو لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ضعف و بڑھاپے کو دیکھ کر فرمایا: انہیں کیوں تکلیف دی، میں خود ان کے پاس پہنچ جاتا، پھر نہایت شفقت کے ساتھ حضرت ابوقحافہ کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور نور اسلام سے مشرف فرمایا۔

فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، اس کے بعد طائف کا محاصرہ ہوا، آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ زخمی ہوئے۔

۹ ہجری میں قیصر روم کے عرب پر حملہ آور ہونے کی افواہ پھیلی، مسلسل جنگوں کے باعث تنگ حالی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا تمام مال واسباب لے کر حاضر ہوگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ گھر والوں کے لئے بھی رکھا؟ عرض کیا: ہاں خدا اور اس کا رسول، یہی میری جائیداد اور ذخیرہ ہے اور یہی چھوڑ آیا ہوں، اسی مثالی ایثار کا نقشہ علامہ اقبالؒ نے کھینچا ہے:

اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آ گیا
شاہد ہے جس کی مہر و وفا پر حرا کی غار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مرد وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشم جہاں میں ہو اعتبار
بولے حضور چاہئے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
پروانوں کو چراغ عنادل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

اسی غزوہ تبوک میں علمبردار آپ ہی تھے، اسی سال آپ امیر الحج مقرر ہوئے۔

سب سے زیادہ دانا:

۱۰ھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے، سفر حج سے واپس آنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا:

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور (ہمیں خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دے دیا ہے کہ چاہے تو وہ اس دنیا کی بہار کا انتخاب کرلے جو اللہ دینا چاہے اور چاہے اس چیز کا انتخاب کرلے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، تو اس بندہ نے اللہ کے ہاں کی نعمتوں کا انتخاب کرلیا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر) ایک دم رو پڑے اور عرض کیا: ''ہم آپ پر قربان ہوں، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں۔'' ہم لوگوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سخت حیرت ہوئی (کہ آخر اس موقع پر جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کا باعث کیا چیز بنی) چنانچہ کچھ لوگوں نے تو (آپس میں) یہ بھی کہا کہ ذرا ان بڑے میاں کو دیکھو (کیسی بے تکی بات کر رہے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی بندے کا حال بیان فرمایا ہے... اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ پر قربان ہوں ہمارے ماں باپ قربان ہوجائیں (لیکن بعد میں ہم پر یہ بھید کھلا کہ) جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے، بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ دانا تھے۔''

(بخاری ومسلم)

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے بعض الفاظ سے سمجھ لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوجائے گا۔

۲۲/ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری کو یہ آسمان علم و عمل کا آفتاب، فضل وکمال افق عالم سے غروب ہوگیا۔

☆☆..............☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

حارث کذاب دمشقی کی شعبدہ بازیاں

گزشتہ دنوں روپ محمد ویب سائٹ بنانے اور چلانے والے اور ... نعوذ باللہ... روپ محمد کے نام نہاد مصداق نبیل، کے والد ڈاکٹر و کیپٹن ضیاء اللہ خان کے عجیب و غریب نظریات اور خطرناک عقائد کے بارہ میں ایک تحریر لکھی، تو ڈاکٹر کیپٹن ضیاء اللہ خان، وہ تحریر پڑھ کر دفتر پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ آپ نے مجھے خواہ مخواہ قادیانی اور ملحد و زندیق کہا ہے، اس پر راقم الحروف نے کہا کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے، میں نے اس کی روشنی میں لکھا ہے، آپ آج ان عقائد و نظریات سے رجوع کر کے توبہ نامہ لکھ دیں، میں اگلے شمارہ میں نہ صرف اس کی وضاحت، رجوع اور توبہ نامہ شائع کردوں گا بلکہ کھلے دل سے اپنے مقالہ اور تحریر سے بھی رجوع کرلوں گا، اس پر وہ کہنے لگا نہ میری گردن تو کٹ سکتی ہے مگر میں ان حقائق سے رجوع نہیں کرسکتا۔ چلتے چلتے وہ کہنے لگا کہ اچھا میرا بیٹا نبیل جو بالکل معذور ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں کام نہیں کرتے اور وہ قلم پکڑنے کی صلاحیت سے بھی معذور ہے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر آتے ہیں تو اس کے معذور ہاتھ خود بخود چلنا بلکہ لکھنا کیونکر شروع کر دیتے ہیں؟

اس پر میں نے اس سے پوچھا کہ یہ تو بتایئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے گھر میں آتے ہیں تو کس شکل میں آتے ہیں؟ کیا کبھی آپ نے ان کو دیکھا، یا آپ نے ان کا دیدار کیا ہے؟ اس پر کہنے لگا کہ آپ کی شکل تو نہیں آتی بس ایک نور کی کرن سی محسوس ہوتی ہے اور ان کی آواز سنائی دیتی ہے، اس پر میں نے کہا کہ یہ خالص شیطانی شرارت ہے، اور شعبدہ بازی سے زیادہ کچھ نہیں ہے، مگر اس شخص نے ماننا تھا اور نہ مانا، اس لئے ڈاکٹر کیپٹن ضیاء اللہ خان کی خدمت میں ایک ایسے ہی ملحد و مدعی نبوت حارث کذاب دمشقی کی شعبدہ بازی اور استدراجی تصرفات کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں، خدا کرے کہ اس کو بات سمجھ آجائے اور وہ گمراہی سے بچ جائے۔

سعید احمد جلال پوری

حارث کذاب دمشقی:

حارث بن عبدالرحمن دمشقی ایک قرشی کا غلام تھا، حصول آزادی کے بعد یاد الٰہی کی طرف مائل ہوا اور بعض اہل اللہ کی دیکھا دیکھی رات دن عبادت الٰہی میں مصروف رہنے لگا، سد رمق سے زیادہ غذا نہ کھاتا، کم سوتا، کم بولتا اور اس قدر پوشش پر اکتفا کرتا جو ستر پوشی کے لئے ضروری تھی، اگر یہ زہد و ورع، ریاضتیں اور مجاہدے کسی مرشد کامل کے زیر ہدایت عمل میں لائے جاتے تو اسے قال سے حال تک پہنچا دیتے اور معرفت الٰہی کا نور کشور دل کو جگمگا دیتا لیکن چونکہ غلام احمد قادیانی کی طرح بے مرشد تھا، شیطان اس کا رہنما بن گیا۔

شیاطین کا طریق اغوا:

شیاطین کا معمول ہے کہ وہ طرح طرح کی نورانی شکلوں میں بے مرشد ریاضت کشوں کے پاس آآ کر انواع و اقسام کے سبز باغ دکھاتے ہیں، کسی سے کہتے ہیں کہ تو ہی مہدی موعود ہے، کسی کے کان پھونکتے ہیں کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے کسی کو نبوت و رسالت کا منصب بخش جاتے ہیں، کسی کو حلال و حرام کی شرعی پابندیوں سے مستثنیٰ کر جاتے ہیں، بے مرشد عابد جو علمی بصیرت میں کامل نہیں ہوتا، اس نورانی شکل کو شیطان نہیں سمجھتا بلکہ اپنی حماقت سے یہ یقین کر لیتا ہے کہ اسے خود اس کے معبود برحق نے اپنا جمال مبارک دکھایا ہے اور ہم کلامی کا شرف بخشا ہے، اسی ذات برتر نے اسے نبوت یا مسیحیت یا مہدویت کے منصب جلیل پر سرفراز فرمایا ہے۔

حارث پر جنود ابلیس کی نگاہ التفات:

جب جنود ابلیس نے حارث کو اپنی نگاہ التفات سے سرفراز کر کے اس پر الہام و اتقاء کے دروازے کھولے تو اس کو ایسے ایسے جلوے دکھائی دینے لگے جو پہلے کبھی مشاہدہ سے نہیں گزرے تھے، اس کے سر پر کسی مسیحا نفس شیخ طریقت کا ظل سعادت لمحہ اتکلن نہیں تھا، جس کی طرف رجوع کرتا اور وہ اسے ابلیسی اغوا کوشیوں پر متنبہ کر کے صرصر ضلالت سے بچاتا، اس نے اپنے باپ کو جو موضع حولہ میں رہتا تھا لکھ بھیجا کہ "جلد آ کر میری خبر لو کیونکہ مجھے بعض ایسی چیزیں دکھائی دینے لگی ہیں جن کی نسبت مجھے خدشہ ہے کہ کہیں شیاطین کی تلبیس نہ ہو۔" یہ پڑھ کر احمق باپ نے اس کو ورطہ ہلاکت سے نکالنے کی بجائے الٹا اس کے سامنے ضلالت و ظلمت کا جال بچھا دیا اور لکھ بھیجا: "بیٹا! تو اس کام کو بے خطر کر گزر جس کے لئے تمہیں حکم ہوتا ہے، کیونکہ حق تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ:

"کیا میں تم کو بتلاؤں کہ شیاطین کس کے پاس آیا کرتے ہیں، وہ ایسے شخص پر نازل ہوتے ہیں جو دروغ گو بدکردار ہو۔" (۲۲۱:۲۶)

اور تو نہ دروغ گو ہے اور نہ بدکردار، اس

لئے کسی قسم کے اوہام اپنے پاس نہ پھٹکنے دے۔“

لیکن حارث کے باپ کا یہ استدلال قطعاً جہالت پر مبنی تھا، کیونکہ اس سے اگلی آیت کے ملانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت ان دروغ گو و بدکردار کاہنوں کے باب میں نازل ہوئی تھی، جنہوں نے غیب دانی کے دعاوی کے ساتھ تقدس کی دکانیں کھول رکھی تھیں، آیت کے مفہوم میں قطعاً یہ چیز داخل نہیں کہ شیاطین کاہنوں کے سوا دوسروں کو اپنی وحی والقاء سے نہیں نوازتے۔

حارث کے استدراجی تصرفات:

چونکہ حارث بڑا عابد ریاضت کش تھا اور نفس کشی کا شیوہ اختیار کرکے اپنے اندر ملکوتی صفات پیدا کرلئے تھے، اس سے عادت مستمرہ کے خلاف بعض محیر العقول افعال صادر ہوتے تھے، مگر یہ افعال جو محض نفس کشی کا ثمرہ تھے ان کو تعلق باللہ سے کوئی واسطہ نہ تھا، مسجد میں ایک پتھر پر انگلی مارتا تو وہ تسبیح پڑھنے لگتا، موسم گرما میں لوگوں کو موسم سرما کے پھل اور میوے اور جاڑے میں تابستان کے پھل پیش کرتا، بعض اوقات کہتا آؤ میں تمہیں موضع دیر مراں (ضلع دمشق) سے فرشتے نکلتے دکھاؤں، چنانچہ حاضرین برائی العین دیکھتے کہ نہایت حسین و جمیل فرشتے بصورت انسان گھوڑوں پر سوار جارہے ہیں۔

یہ وہ وقت تھا جبکہ شیاطین ہر روز کسی نہ کسی نوری شکل میں ظاہر ہوکر حارث کو یقین دلا رہے تھے کہ تو خدا کا نبی ہے، ایک دن شہر کا ایک رئیس قاسم نامی اس کے پاس آیا اور پوچھا تم کس بات کے مدعی ہو؟ کہنے لگا: میں نبی اللہ ہوں، قاسم نے کہا: اے خدا کے دشمن! تو جھوٹا ہے، نبوت تو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم ہوگئی، اب کوئی شخص منصب نبوت پر سرفراز نہیں ہوسکتا، دمشق جہاں حارث کذاب مدعی نبوت تھا، خلفائے بنوامیہ کا دارالخلافہ تھا اور ان ایام میں خلیفہ عبدالملک دمشق کے تخت سلطنت پر متمکن تھا، قاسم نے جھٹ قصر خلافت میں جاکر خلیفہ عبدالملک کو بتایا کہ یہاں ایک شخص نبوت کا دعویدار ہے، خلیفہ نے حکم دیا کہ اس کو گرفتار کرکے میرے سامنے پیش کیا جائے، لیکن حارث اس سے پیشتر دمشق سے بھاگ کر بیت المقدس چلا گیا تھا اور وہاں نہایت خاموشی اور رازداری کے ساتھ لوگوں کو اپنی نبوت کی دعوت دے رہا تھا۔

بیت المقدس میں حارث کے بعض مرید ایک بصری کو اس کے پاس لے گئے جو بیت المقدس میں نووارد تھا، جب بصری نے توحید الٰہی کے متعلق حارث کی نکتہ آفرینیاں سنیں تو اس کا گرویدہ ہوگیا، لیکن جب حارث نے بتایا کہ میں نبی مبعوث ہوا ہوں تو بصری نے کہا کہ میں تمہارا دعوائے نبوت تسلیم نہیں کرسکتا، کیونکہ نئی نبوت کا دروازہ حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد بند ہوچکا ہے، حارث نے کہا: نہیں نہیں! تم سوچو اور غور کرو، میری نبوت کے یہ یہ دلائل ہیں، بصری بغیر کسی مزید قیل و حجت کے وہاں سے چلا آیا اور وہاں سے دمشق جاکر خلیفہ سے ملا اور حارث کے دعوائے نبوت کی شکایت کی۔

خلیفہ عبدالملک نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ بصری نے بتایا کہ وہ بیت المقدس میں فلاں جگہ چھپا ہے، خلیفہ نے چالیس فرغانی سپاہی اس کے ساتھ کردیئے، یہ لوگ بیت المقدس پہنچے اور اس کو گرفتار کرلیا اور زنجیر گردن میں ڈال کر اس کے دونوں ہاتھ گردن سے باندھے اور لے چلے، جب وہ بیت المقدس میں پہنچے تو حارث نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: ”قل ان ضللت فانما اضل علیٰ نفسی وان اهتديت فبما يوحي الىّ ربي...اے رسول آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں (بفرض محال) راہ راست کو چھوڑ دوں تو یہ حق فراموشی مجھی پر وبال ہوگی

صلہ رحمی

فقیہ ابواللیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی میں دس چیزیں قابل مدح ہیں: اوّل یہ کہ اس میں اللہ جل شانہ کی رضا و خوشنودی ہے۔ دوسرے رشتہ داروں پر مسرت پیدا کرنا ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ افضل ترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے۔ تیسرے اس سے فرشتوں کو بھی مسرت ہوتی ہے۔ چوتھے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی مدح اور تعریف ہوتی ہے۔ پانچویں شیطان ملعون کو اس سے بڑا رنج و غم ہوتا ہے۔ چھٹے اس کی وجہ سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ ساتویں رزق میں برکت ہوتی ہے۔ آٹھویں مُردوں کو بھی اس سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ باپ دادا جن کا انتقال ہوگیا، ان کو جب اس کی خبر ہوتی ہے تو ان کو اس سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ نویں آپس کے تعلقات میں اس سے قوت ہوتی ہے جب تم کسی کی مدد کروگے، اس پر احسان کروگے، تمہاری ضرورت اور مشقت کے وقت میں وہ دل سے تمہاری اعانت کرنے کا خواہش مند ہوگا۔ دسویں مرنے کے بعد تمہیں ثواب ملتا رہے گا کہ جس کی بھی تم مدد کروگے تمہارے مرنے کے بعد وہ ہمیشہ تمہیں یاد کرکے دعائے خیر کرتا رہے گا۔

مرسلہ: ابوعمیرہ خان، کراچی

اور اگر راہ ہدایت پر مستقیم رہوں تو یہ اس کلام پاک کی بدولت ہے، جس کو میرا رب مجھ پر نازل فرمارہا ہے... (۵۰:۳۴) اس آیت کا پڑھنا تھا کہ گلے اور ہاتھ کی زنجیر ٹوٹ کر زمین پر جاگری، یہ دیکھ کر پیادوں کو کچھ بھی اچنبھا نہ ہوا اور انہوں نے زنجیر اٹھا کر دوبارہ اس کے ہاتھ گلے سے باندھے اور لے چلے۔

جب دوسرے درے پر پہنچے تو حارث نے مکرر وہی آیت پڑھی، اور زنجیر دوبارہ ٹوٹ کر زمین پر آرہی، پیادوں نے از خود زنجیر کو اٹھایا اور سہ بارہ جکڑ کر دمشق لے چلے، پیادوں کے مضطرب نہ ہونے اور اس کو پورے اطمینان کے مکرر جکڑ دینے کی وجہ یہ تھی کہ بصری ہر دفعہ پیادوں سے کہہ دیتا تھا کہ یہ خبیث بڑا شعبدہ باز ہے، آخر دمشق پہنچ کر اس کو خلیفہ عبدالملک کے سامنے پیش کیا، خلیفہ نے پوچھا کیا واقعی تم مدعی نبوت ہو؟ حارث نے کہا: ہاں! لیکن میرا یہ دعویٰ کچھ من گھڑت نہیں ہے، میں جو کچھ کہتا ہوں وحی الٰہی کے بموجب کہتا ہوں۔

خلیفہ نے ایک قوی ہیکل محافظ کو حکم دیا کہ: "اس کو نیزہ مار کر ہلاک کردو۔" نیزہ مارا گیا، لیکن کچھ اثر انداز نہ ہوا، یہ دیکھ کر حارث کے پیرو کہنے لگے کہ انبیاء اللہ کے جسم پر ہتھیار اثر نہیں کرتے، خلیفہ نے محافظ سے کہا: شاید تم نے بسم اللہ پڑھ کر نیزہ نہیں مارا؟ اب کی مرتبہ اس نے بسم اللہ پڑھ کر وار کیا تو وہ بری طرح زخم کھا کر گرا اور جان دے دی، یہ ۶۹ھ کا واقعہ ہے۔

(دائرۃ المعارف، ج:۲، ص:۹۴۴، الرسالۃ، ص:۳،۷۷،۳۴)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان میں لکھا ہے کہ حارث کی ہتھکڑیاں اتارنے والا اس کا کوئی شیطان دوست تھا، اور اس نے گھوڑوں کے جو سوار دکھائے تھے وہ ملائکہ نہیں بلکہ جنات تھے۔

قاضی عیاض کا بیان:

قاضی عیاضؒ شفاء فی حقوق دار المصطفیٰ میں لکھتے ہیں کہ: "خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حارث کو قتل کرا کے سولی پر لٹکوادیا، خلفاء و سلاطین اسلام نے ہر زمانہ میں مدعیان نبوت کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے اور علمائے معاصرین ان کے اس عمل خیر کی تائید و تحسین کرتے رہے ہیں، کیونکہ یہ جھوٹے مدعیان نبوت مفتری علی اللہ ہیں، خدائے برتر پر بہتان باندھتے ہیں کہ اس نے ان کو منصب نبوت سے نوازا ہے، یہ لوگ حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور لانبی بعدی ہونے کے منکر ہیں، علمائے امت اس مسئلہ پر بھی متفق اللفظ ہیں کہ مدعیان نبوت کے کفر سے اختلاف رکھنے والا بھی دائرہ ملت سے خارج ہے، کیونکہ وہ مدعیان نبوت کے کفر اور تکذیب علی اللہ پر خوش ہے۔" (نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض، ج:۴، ص:۵۷۵) (ماخوذ از: [illegible])

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

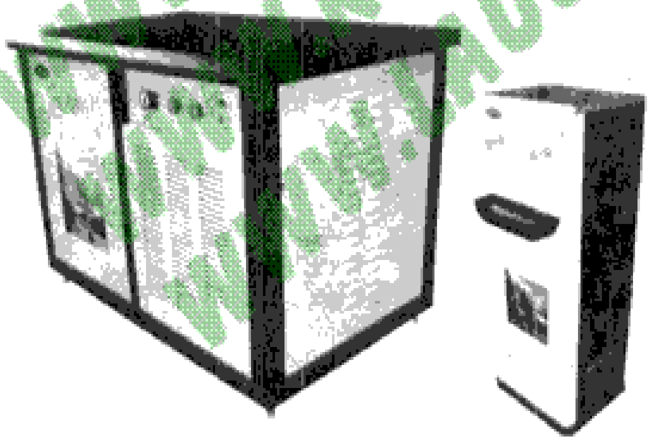

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

آخری قسط

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ　　دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

زید زمان المعروف زید حامد کا تعارف

مولانا سعید احمد جلال پوری

۱۰:...... جو بھولے بھالے مسلمان اور مخلص و دین دار افراد زید زمان المعروف زید حامد کے دفاعی تجزیوں جہاد و مجاہدین کے حق میں اور یہود و امریکا کے خلاف بولنے اور کھلی تنقید کرنے کی بناپر ان کو طالبان اور مسلمانوں کا نمائندہ یا ترجمان سمجھتے ہیں ان کو زید حامد کی ویب سائٹ براس ٹیکس پر انگریزی میں جاری کردہ رپورٹ: "What Really Happened" کا مطالعہ بھی کرلینا چاہئے، اگر کوئی شخص اس کی اس انگلش رپورٹ کو پڑھ کر سمجھ لے تو اس کو اندازہ ہوجائے گا کہ وہ طالبان، دین، دینی مدارس اور علماء کے بارے میں کتنا مخلص ہے؟ یا جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے شہداء اور اس قضیہ کے کرداروں کے بارہ میں ان کے دلی اور قلبی کیا جذبات و احساسات ہیں؟ چنانچہ اس رپورٹ کے آغاز میں انہوں نے اپنی ۸/ جولائی ۲۰۰۷ء کی تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

”(لال مسجد کے معاملے میں حکومت کی نامودی، ستائش اور تذلیل کے درمیان ایک پاگل مولوی (Psychopath Cleric) اور دہشت گردوں کا ایک گروپ کھڑا ہے جس نے لوگوں کو پاکستانی دارالحکومت کے قلب میں یرغمال بنایا ہوا ہے۔“ (رپورٹ اس طرح کے زہریلے الفاظ اور تجزیوں سے پُر ہے)۔

☆...... (لال مسجد کے علماء اور طلبا و طالبات) منکرِ دین، بے وفا، فراری اوباش (Renegade) جنگجوؤں کا گروپ ہے جو ”تکفیری“ کہلاتے ہیں، یہ ان مسلمانوں پر جنگ مسلط کردیتے ہیں جو ان کے نظریات سے اتفاق نہیں کرتے، یہ نظریاتی طور پر حکومت دشمن، بدنظمی پسند، انتشاری اور شورش طلب (Anarchist) اور معروف جہادی گروپس کے درمیان بے خانماں اور خارجی (Outcastes) لوگ ہیں۔

☆...... میرے خیال میں (سانحہ میں) ہلاک و زخمی ہونے والوں کی کل تعداد 200 سے 250 ہوسکتی ہے بشمول 75 جنگجوؤں کے، اس تعداد کو حکومت نے بھی تسلیم کیا ہے، ملاء بڑھا چڑھا رہے ہیں یہ منوانے کے لئے کہ اندر 1000 لوگ تھے، یہ بے معنی اور فضول بات ہے، جیسا کہ ان کے مرحوم لیڈر کہتے رہے کہ اندر 1800 لوگ ہیں یہ (Bluff) تھا۔

☆...... جی ہاں! میڈیا کو جو ہتھیار دکھائے گئے، ان کا تعلق ان جنگجوؤں سے تھا اور ان عمارتوں میں اسلحے کا بہت بڑا ذخیرہ موجود تھا جن میں مشین گنیں، راکٹ لانچرز، بارودی سرنگیں، چند گرنیڈز، گیس ماسک، مولوٹو وکوک ٹیلز اور خودکش حملے کی جیکٹس شامل تھیں، ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ اس معاملے میں حکومتی موقف بالکل درست ہے، لال مسجد ایک عارضی اسلحہ (Weapons Dump) تھی اور بلاشبہ ایک طویل جنگ اور مسلح بغاوت (Armed Rebellion) کے لئے تیار مقام۔

☆...... باوجود اس کے کہ مولوی مصر ہیں کہ مدرسے میں 1000 سے زائد ہلاکتیں ہوئیں، ہمارے پاس اس بات کو تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں، یہ محض بڑے پیمانے پر پھیلائی جانے والی ڈس انفارمیشن ہے کوئی ایک، جی ہاں! ایک بھی کسی ثبوت کے ساتھ آگے نہیں آیا جس میں مدرسے میں داخل طلبا و طالبات کے نام، رول نمبر اور پتے درج ہوں اور نہ ہی کوئی حاضری رجسٹر پیش کیا گیا جس سے پتا چل سکے کہ مدرسے میں داخل طلبا و طالبات کی اصل تعداد کیا تھی۔

☆...... ہمارے اپنے ذرائع سے حاصل کردہ مفصل شہادتیں موجود ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ آپریشن کے دوران صرف چند سویلین (خواتین اور بچوں) کی ہلاکتیں ہوئیں، شاید صرف چند درجن، اس تعداد کو حکومت نے بھی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

اب تسلیم کر لیا ہے۔‘‘

(کوئی تلاؤ کس ہم اتلائیں گیا، از ڈاکٹر فیاض عالم)

۱۱:...... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی فرماتے ہیں: یوسف کذاب نے نہ صرف جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ اہانت رسول کا بھی ارتکاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے حکم پر بندہ نے کذاب کے خلاف کیس رجسٹرڈ کرایا۔ کذاب کے چیلوں میں سرفہرست دو نام تھے: ایک کا نام سہیل احمد خان ،دوسرے کا نام زید زمان تھا، جنہیں کذاب اپنا صحابی کہتا تھا۔ کذاب کے ساتھ عدالت میں جو لوگ آتے تھے ان میں بھی سرفہرست مذکورہ بالا دونوں افراد تھے۔ مذکورہ بالا افراد نے ترغیب و ترہیب غرض ہر لحاظ سے کوشش کی کہ بندہ کیس سے دستبردار ہو جائے۔ اللہ پاک کی دی ہوئی استقامت کے ساتھ مقابلہ جاری رکھا۔ موبائل ابھی عام نہیں ہوئے تھے، بندہ چھٹی پر شجاع آباد آیا ہوا تھا۔ زید زمان نے کسی طریقہ سے میرا رابطہ نمبر حاصل کیا، جو ہمارے پڑوس کے گھر کا نمبر تھا، ایک دن عصر سے تھوڑی دیر پہلے میرے پڑوسی نے دروازہ کھٹکھٹا کر پیغام دیا کہ آپ کا فون آنے والا ہے۔ بندہ نے گھنٹی بجنے پر ریسور اٹھایا کہ دوسری طرف سے آواز آئی کہ راولپنڈی سے زید زمان بول رہا ہوں۔ میں نے کہا فرمایئے! زید زمان نے کہا کہ آپ نے ہمارے حضرت (یوسف کذاب) کے خلاف کیس کیا ہوا ہے وہ واپس لے لیں۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا، اس کا انجام آپ کو معلوم ہے؟ بندہ نے کہا کہ نفع ونقصان سوچ کر کیس کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ہماری طرف سے پیشکش ہے، فرمایئے آپ کی ضروریات کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ میری ضرورت میرا اللہ پوری کر رہا ہے، اب اس نے پینترا بدلتے ہوئے کہا کہ ہمارے حضرت کی جماعت اگرچہ تھوڑی ہے، لیکن کمزور نہیں ہے، میں نے جواب میں کہا کہ ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت بہت بڑی ہے اور بہت مضبوط ہے، اس نے مزید گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنا چاہا تو بندہ نے کہا کہ بات عدالت میں ہوگی۔ چنانچہ کیس کی سماعت کے دوران زید زمان یوسف کذاب کے محافظین میں رہا بلکہ کیس کی سماعت کے دوران جب بندہ کا بطور مدعی بیان جاری تھا اور کذاب کا وکیل بندہ پر تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا اور وہ کیس سے غیر متعلقہ سوال کر رہا تھا تو بندہ نے کہا کہ آپ کیس سے متعلق سوال کریں، غیر متعلقہ سوال نہ کریں تو عدالت نے مجھے کہا کہ وکیل جو سوال کرے آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ اس دوران ایک سوال صحابی سے متعلق بھی ہوا کہ صحابی کی کیا تعریف ہے؟ بندہ نے تعریف بتلائی، اتفاقاً اس روز زید زمان سوٹ میں تھا، پینٹ، شرٹ اور ٹائی زیب تن کی ہوئی تھی، بندہ نے عدالت سے کہا کہ آپ نے صحابہ کرام کی سیرت کا مطالعہ کیا ہوگا، ایک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے جو آپ کی سیرت طیبہ کا پرتو تھے، ان کی وضع قطع چال ڈھال، لباس میں سیرت طیبہ نظر آتی تھی۔ نعوذ باللہ! ایک یہ صحابی ہیں جن کا لباس اور وضع قطع دیکھ کر علامہ اقبالؒ یاد آتے ہیں، علامہؒ نے فرمایا:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اس پر زید زمان بہت شرمندہ ہوا، زید زمان یوسف کذاب کی موت تک اس کا چیلہ بنا رہا، حتیٰ کہ جب کذاب کی میت کو اسلام آباد کے مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا گیا، تب بھی اس کی ہمدردیاں اس کے ساتھ تھیں۔

۱۲:...... الغرض اگر زید زمان المعروف زید حامد، مدعی نبوت ملعون یوسف کذاب سے اپنی برأت کرنا چاہتا ہے یا اس سے اپنا رشتہ برقرار نہیں رکھنا چاہتا تو وہ روزنامہ جسارت کراچی، روزنامہ امت کراچی،

راج پال واصل جہنم ہوا

مشہور زمانہ گستاخ رسول راج پال نے جب اہانت رسول کا ارتکاب کیا تو اس کے اس جرم عظیم کی سزا سوائے موت کے اور کوئی نہ تھی، چنانچہ جب ۱۹۲۳ء میں اس نے لاہور میں ایک کتاب لکھی، جس سے اسلامیان ملک وملت خون کے آنسو روئے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ایمان افروز وجد آفرین تقریر ہوئی، چنانچہ غازی خدا بخش وہ پہلا خوش نصیب انسان تھا، جس نے راج پال پر حملہ کیا مگر سوئے قسمت وہ زخمی ہوا اور موت سے بچ نکلا، غازی کو سات سال سزا ہوئی۔

دوسرا حملہ: پہلے حملہ میں بال بال بچنے کے بعد عشاق رسول کے قلب وجگر کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی، چنانچہ غازی عبدالعزیز نے ایک مرتبہ پھر حملہ کیا، جس میں راج پال کا دوست زخمی ہوا اور اس مرتبہ پھر یہ ازلی شیطان بچ گیا۔

تیسرا حملہ: آخرکار راج پال کی موت کا وقت آہی گیا جب غازی علم الدین اور اس کے دوست رشید احمد عرف شیدا، آپس میں قرعہ اندازی کی کشتی لڑتے رہے اور بالآخر تیسری مرتبہ بھی قرعہ فال علم الدین کے نام نکلا، جس نے راج پال کو جہنم واصل کر دیا اور آخر میں خود اپنی جان جان آفرین کے حوالے کر کے شہید عشق وفا کا پیکر بن کر ۲۲/ مئی ۱۹۲۹ء کو راہی آخرت ہوا۔

(مولانا قاضی احسان احمد، کراچی)

ماہنامہ بینات کراچی اور ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع شدہ مضامین اور راقم الحروف سعید احمد جلال پوری، جناب کاشف حفیظ، جناب این خان، جناب ابوسعد، جناب نوفل شاہ رخ، جناب سعد مومن، ڈاکٹر فیاض عالم وغیرہ کے کالموں اور جناب رانا اکرم اور منصور طیب، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی وغیرہ کی شہادتوں کی تردید میں کھل کر یہ کیوں نہیں کہا اور لکھ دیتا کہ میرا اب مدعی نبوت ملعون یوسف کذاب کے ساتھ دینی، مذہبی اعتبار سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کے عقائد و نظریات اور ملحدانہ دعاوی کی بنا پر میں اس کو کافر و مرتد سمجھتا ہوں، بے شک میرا اس سے بھی تعلق تھا، یا میں اس کا خلیفہ تھا، لیکن اب میں نے ان تمام کفریہ اور ملحدانہ عقائد سے رجوع کرکے ان سے توبہ کرلی ہے، لہٰذا آئندہ میرا اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہ جوڑا جائے اور کسی آدمی کے کفریہ عقائد سے توبہ کرلینے کے بعد اس کو توبہ سے قبل کے کفریہ اور ملحدانہ عقائد و نظریات کا طعنہ دینا قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے، اللہ تعالیٰ میرے اس جرم کو معاف فرمائے نیز میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس جرم کو معاف فرمائے اور مجھے اس رجوع و توبہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہمارے خیال میں اگر زید زمان المعروف زید حامد اس طرح کی ایک تحریر یا اس طرح کا بیان مجمع عام میں لکھ کر یا بیان کرکے اپنی ویب سائٹ پر جاری کردے یا کسی اخبار میں شائع کرادے تو اس سارے نزاع کا خاتمہ اور اس قضیہ کا آسانی فیصلہ ہوسکتا ہے، اور آئندہ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی بدگمانی بھی راہ نہیں پاسکے گی، بلکہ اس تحریر و بیان کے بعد ان کے خلاف جو کوئی لب کشائی کرے گا وہ خود منہ کی کھائے گا، لیکن اگر وہ ان تمام شواہد و قرائن اور دلائل و براہین کے باوجود... جن سے اس کا یوسف کذاب کے ساتھ مریدی، خلافت، صحابیت اور عقیدت کا گہرا تعلق ثابت ہوتا ہے... گومگو کی کیفیت میں رہے گا یا اس کی وکالت کرتے ہوئے اس کو صوفی اسکالر اور عاشق رسول ثابت کرنے کے ساتھ یہ کہتا رہے گا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا یا نہیں ہے، تو اس کی اس بات کا کیا وزن ہوسکتا ہے؟ یا اس کی بات کو کوئی عقلمند تسلیم کرسکتا ہے؟

۱۳:...... خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ زید زمان المعروف زید حامد کو ملعون یوسف کذاب کے ساتھ دیکھ چکے تھے یا ان کو معلوم تھا کہ یوسف کذاب نے اس کو اپنا خلیفہ بنایا تھا اور نعوذ باللہ اس کو حضرت ابوبکر صدیق کا خطاب دیا تھا اور ان حضرات نے اسی دور میں اس کی تقریریں بھی سنی تھیں، انہوں نے جب اس کی حقیقت سے پردہ اٹھانا چاہا یا علماء کرام سے اس کے تعاقب کی درخواست کی اور ہماری طرح دوسرے حضرات نے اس کی عیاری کی نشاندہی کرنا چاہی تو اس نے صاف انکار کردیا کہ میں کسی یوسف کذاب کو نہیں جانتا، کیونکہ یوسف کذاب کا خلیفہ زید زمان تھا اور میرا نام تو زید حامد ہے، اس پر جب مزید تحقیق کی گئی تو بحمدللہ اس کی وہ کیسٹ بھی مل گئی جس میں اس نے اپنی خلافت کے موقع پر تقریر کی تھی... جس کا مضمون اوپر نقل ہوچکا ہے... اور یوسف کذاب کے دام تزویر سے نکلنے والے متعدد حضرات مثلاً: ڈاکٹر اسلم، رانا محمد اکرم، ابوبکر محمد علی، سعد مومن، نوفل اور منصور طیب صاحب وغیرہ نے یقین کے ساتھ باور کرایا کہ یہ ملعون وہی ہے۔ ان میں سے بعض حضرات کا کہنا ہے کہ زید حامد کا فتنہ یوسف کذاب کے فتنہ سے بڑھ کر خطرناک ثابت ہوگا، کیونکہ یوسف کذاب میڈیا پر نہیں آیا تھا اور لوگ اس کے اتنے گرویدہ نہیں ہوئے تھے، جتنا اس سے متاثر ہیں، یا یہ اپنا حلقہ بناچکا ہے۔

المیہ ہے کہ زید زمان المعروف زید حامد آج کل لوگوں کو وضاحتیں پیش کرتا پھر رہا ہے کہ میرا یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ جن لوگوں کے پاس ایسے کوئی ثبوت ہوں وہ میرے سامنے لائیں۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہم اس کا چیلنج قبول کرتے ہیں اور ایسے تمام حضرات، جو اس کو اس دور سے جانتے ہیں، جب وہ افغانستان میں پہلے حکمت یار اور بعد ازاں احمد شاہ مسعود کے ساتھ تھا اور پاکستان میں ان کی ترجمانی کرتا تھا اور پھر یوسف کذاب کے ساتھ وابستہ ہوگیا، اس دور کی تمام باتیں یاد دلا کر اس کے جھوٹ اور دجل کو آشکارا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ ہماری نئی نسل اور بعض دیندار اس کے سحر میں گرفتار ہیں، بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم امت کو اس کی فتنہ سامانی سے بچائیں۔

مکرر عرض ہے کہ جہاد افغانستان کے حق میں یا امریکا اور یہودیوں کے خلاف تقریریں کرنا، کسی ملحد کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں، اس لئے کہ ایسے ملحدین اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے دوررس منصوبے ترتیب دیتے ہیں، چنانچہ اہل بصیرت خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ہندوؤں، آریوں اور عیسائیوں کے خلاف تقریریں، مناظرے اور مباحثے کرکے اپنی اہمیت منوائی تھی اور اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کا ترجمان باور کرایا تھا، لیکن جب اس کی شہرت ہوگئی اور اس کا اعتماد بحال ہوگیا تو اس کے بعد اس نے مہدی، مسیح اور نبی ہونے کے دعوے کئے تھے ٹھیک اسی طرح یہ بھی اسی حکمت عملی پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ایسے فتنہ پروروں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

دنیا سے جی نہ لگائیے

مولانا اشرف علی تھانویؒ

اے مسلمانو! تمہارا وطن آخرت ہے مگر تم نے اپنے لئے دنیا کو وطن بنا رکھا ہے اور اپنے لئے اور اپنے ہر عزیز کے لئے دنیا ہی دنیا چاہتے ہو میری ایک خاندانی بزرگ بی بی نے مجھ کو ایک بار یہ دعا دی تھی کہ اللہ کرے اس کا بھی دنیا میں سا جھا ہو! کیسے گندے عنوان سے دعا کی ہے؟ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اب تو دین ہی دین ہے خدا کرے کہ دنیا میں بھی پھنسے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں دنیا ہی بڑی چیز تھی اس لئے یہ چاہا کہ ہمارے پیارے بھی اس میں پھنسیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کیسے غضب کی بات کی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی سمجھ لو کہ سارے غم اس سے ہیں کہ دنیا کو گھر بنا رکھا ہے' ورنہ اگر اس کو گھر نہ سمجھتے تو کوئی بھی غم نہ ہوتا۔

دنیا کی مثال مع ترغیب دار آخرت:

دیکھو جب کسی سفر میں جاتے ہیں اور کسی سرائے میں قیام ہوتا ہے تو وہاں کی چارپائی میں کیسے کھٹمل ہوتے ہیں؟ کبھی چارپائی ٹوٹی پھوٹی ہوتی ہے' مگر سوچتے ہو کہ ایک شب تو قیام کرنا ہے' جس طرح ہو گزار دو ایک شب کی تکلیف ہی کیا؟ پھر تو گھر پہنچ جائیں گے۔ غرض سرائے کی تکلیف اس لئے تکلیف معلوم نہیں ہوئی کہ اس کو گھر نہیں سمجھا۔ یہی حال دنیا کی تکلیفوں کا ہے' سو اگر آپ دنیا کو اپنا گھر نہ سمجھتے تو اسی طرح اس کے ساتھ بھی برتاؤ ہوتا' ہرگز اس کے متعلق ہر وقت تذکرہ نہ ہوتا' نہ اس کا اس قدر سلسلہ بیٹھتے بلکہ ہر حالت میں زبان پر یہ ہوتا کہ ہمارا گھر آخرت ہے' وہاں چین و آرام کریں گے۔ یہاں کی ذرا سی تکلیف کا کیا ہے؟ حالانکہ ہم کو کبھی بھی یہ خیال نہیں ہوتا' خاص کر عورتیں کہ اگر کوئی غم ان پر آ جائے تو وہ حالت ہوتی ہے کہ گویا کبھی خدا تعالیٰ کی کوئی نعمت ہی ان پر نہیں ہوئی اس وقت ان کو بجز اس مصیبت کے تذکرے کے کوئی کام کوئی قصہ نہیں ہوتا۔ گویا یہی ان کا دین ہے' یہی دنیا ہے اور کم و بیش مرد بھی اس میں مبتلا ہیں کہ ان کو بھی آخرت یاد نہیں رہتی ورنہ اگر آخرت یاد ہو تو دنیا کی کوئی تکلیف سرائے کی دو روزہ تکلیف سے زیادہ نہیں ستا سکتی اور اپنے وطن اصلی کو یاد کر کے راحت ہو جایا کرتی خواہ کتنی ہی بڑی مصیبت ہوتی' مثلاً اس شخص کا کوئی پیارا بچہ مر جاتا تب بھی اس کو پریشانی نہ ہوتی۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ مثلاً آپ کوئی سفر میں ہو اور اس کا کوئی بچہ گم ہو جائے اور اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ میرا بچہ وہاں چلا گیا ہے جہاں میرا گھر ہے اور جہاں میں بھی جا رہا ہوں تو کیا وہ روتے پیٹے گا؟ ہرگز نہیں' بلکہ اس کو یہ سن کر اطمینان ہو جائے گا اور سمجھے گا کہ اب کوئی دن میں' میں بھی اس سے جا کر مل لوں گا' تو اگر ہم آخرت کو اپنا وطن سمجھتے تو اولاد کے جاتے رہنے پر اتنا بڑا قصہ لے کر نہ بیٹھا کرتے' ہاں جدائی کا غم ہوتا ہے سو اس کا کچھ مضائقہ نہیں اس کی اجازت ہے' لیکن جیسے جدائی کا غم ہوتا ہے تسلی بھی ہونی چاہئے کہ وہ اپنی راحت کی جگہ پہنچ گیا' اپنے گھر پہنچ گیا' ہم بھی وہیں جائیں گے اور مل لیں گے۔ خدا تعالیٰ نے یہی مضمون اس آیت کے دوسرے جملے میں سکھایا ہے: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی جو چیز گئی وہ خدا کے پاس گئی اور ہم بھی خدا کے پاس جائیں گے اور سب کے سب وہیں جمع ہو جائیں گے تو اس کو سوچ کر تسلی ہونی چاہئے تھی اگر آخرت کو گھر سمجھتے' لیکن اب تو وہ مار دھاڑ ہوتی ہے کہ گویا خدا تعالیٰ نے ان کی جائیداد چھین لی۔ غرض یہ ہے کہ یوں ہونا چاہئے تھا جیسے دنیا کی مثال میں سمجھا دیا مگر جب ایسا نہیں ہوتا تو اس سے سمجھ میں آیا ہوگا کہ اولاد کے مرنے کا ایسا غم بھی اسی لئے ہوتا ہے کہ دنیا کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔

دنیا دار کو موت سے بہت خوف ہے اور اہل اللہ اس سے خوش ہوتے ہیں:

پس بڑی بھاری غلطی ہماری یہ ثابت ہوئی کہ ہم نے دنیا کو اپنا گھر سمجھ رکھا ہے' اسی لئے یہاں سے جدا ہونے کا رنج و غم ہوتا ہے۔ ورنہ جب آدمی سفر میں جاتا ہے تو جتنا گھر سے قریب ہوتا ہے خوشی بڑھتی جاتی ہے' اور یہاں یہ حالت ہے کہ جوں جوں مرنے کے دن قریب آتے ہیں روح فنا ہوتی ہے اور یہ حالت دنیا داروں ہی کی ہے کیونکہ وہ دنیا ہی کو اپنا گھر سمجھتے ہیں' بخلاف اہل اللہ یعنی اللہ والوں کے ان کو اس کا ذرا بھی غم نہیں ہوتا اور ان کو نہ اپنے مرنے کی پرواہ ہوتی ہے نہ اولاد کے مرنے کی پرواہ ہوتی ہے' حتیٰ کہ بعض تو جہلاء کو ان کے سنگدل ہونے کا شبہ ہو جاتا ہے' حالانکہ ایسا نہیں ان سے زیادہ تو کوئی رحمدل ہی نہیں ہوتا مگر اس پر پریشانی نہ ہونے کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ آخرت کو اپنا گھر سمجھتے ہیں' اس لئے ان کو اولاد کے مرنے کا غم اتنا ہی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAUEAKHIR.INFO

ہوتا ہے جتنا کہ سرائے سے لڑکے کے گھر چلے جانے پر مسافر باپ کو رہتا ہے کہ ایک گونہ مفارقت سے قلق جدائی سے تھوڑا سا غم ہوا بس زیادہ نہیں کیونکہ وہ آخرت کو اپنا گھر سمجھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جب وہ مرنے کے قریب ہوتے ہیں تو خوشیاں مناتے ہیں' جس طرح عادت ہے کہ سفر سے واپس آتے ہوئے گھر کے قریب پہنچ کر خوشیاں منائی جاتی ہیں چنانچہ اسی خوشی کو ایک بزرگ کہتے ہیں:

خرم آں روز کزیں منزل ویراں بروم
راحت جاں طلبم و زپئے جاناں بروم
نذر کردم کہ اگر آید بسر ایں غم روزے
تا درمیکدہ شاداں و غزل خواں بروم

حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی (قدس سرہ) سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت اب تو آپ بوڑھے ہوگئے' آپ نے داڑھی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا الحمدللہ! اب وقت قریب آیا' مگر ان حکایات سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان کو اعمال پر یا مقبول ہونے پر ناز ہوتا ہے' اس لئے احتمال مواخذہ (پکڑ کا خدشہ) نہ ہونے سے خوش رہتے ہیں' استغفراللہ! ناز کی مجال کس کو ہے؟ بلکہ خوشی صرف اس بات پر ہوتی ہے کہ وہ آخرت کو اپنا گھر سمجھتے ہیں' رہی یہ بات کہ ان کو دار و گیر (یعنی پکڑ دھکڑ) کا اندیشہ ہوتا ہے یا نہیں؟ تو سمجھو کہ اندیشہ ضرور ہوتا ہے لیکن رحمت خداوندی سے امید بھی ہوتی ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ چھوٹ جائیں گے' اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کسی کا گھر ٹوٹا پھوٹا ہو اور سرائے نہایت پختہ ہو تو وہ اپنے گھر ہی کو پسند کرے گا اور سوچے گا کہ اگرچہ اس وقت میرا گھر ٹوٹا پھوٹا ہے لیکن میں انشاءاللہ اس کو پختہ کرلوں گا' اسی طرح اگرچہ ان کو اندیشہ ہوتا ہے مگر جانتے ہیں کہ ایمان کی سلامتی ہے تو ضرور رحمت ہوگی' غرض وطن سے طبعی محبت ہوتی ہے گو وہاں کچھ بھی تکلیف ہو تو کوئی شبہ نہیں کرسکتا کہ ان کو ناز ہوتا ہے۔

دنیا کی حقیقت سمجھنے کے بعد بہت غم کم ہوجاتے ہیں:

غرض حقیقت واقعی یہ ہے کہ جو مذکور ہوئی' اس کو اگر کوئی سمجھ جائے تو ہزاروں غم کم ہو جائیں اور دنیا کی تمام ہوسیں (تمام خواہشیں) فنا ہو جائیں۔ ہم جو دنیا میں چاہتے ہیں کہ یہ بھی ہو جائے اور وہ بھی ہو جائے' یہ ایسا ہے جیسے کوئی سرائے میں یہ تمنا کرے کہ یہاں جھاڑ اور فانوس سب لگا دیئے جائیں اور پھر اپنی کمائی سے خرید کر لگا بھی دے تو ظاہر ہے کہ کتنی بڑی حماقت ہے' خاص کر جب کہ یہ بھی معلوم ہو کہ مثلاً چار دن سے زیادہ کوئی اس سرائے میں قیام نہیں کرسکے گا' اس وقت تو اپنی کمائی وہاں کی تزئین میں لگانا پورا خلل دماغ ہے اور دنیا ایسی ہی محدود القیام سرائے ہے کہ اس حد کے بعد بلا اختیار یہاں سے نکل جانا پڑے گا۔ اول تو سرائے میں اگر قیام اختیاری بھی نہ ہو تب تو ہرگز بھی اس میں دل نہ لگانا چاہئے بلکہ اس سے توحش اور ضیق (گھبراہٹ اور تنگی) ہونی چاہئے۔

☆☆.......☆☆

ختم نبوت کانفرنس حسن ابدال

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں مرکزی جامع مسجد اندرون محلہ حسن ابدال تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں علاقہ بھر کے غیور مسلمانوں کا اظہار کیا گیا، گاہے بگاہے تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت پر مبنی پروگرام ہونے چاہئیں۔ پروگرام کا آغاز قاری شفیع اللہ کی تلاوت سے ہوا۔ نعت رسول مقبول بلال نواز نے پیش کی۔ حسن ابدال کے ہر دل عزیز خطیب حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی کا امروز بیان ہوا، جس میں انہوں نے عقیدہ نبوت کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے وجود آفریں خطاب فرمایا، جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے اور ختم نبوت پر تن من دھن سے کام کرنے کا عزم مصمم کیا۔ پروگرام مولانا نذیر فاروقی خطیب جامع مسجد اندرون محلہ اور جناب قاری اکرام اللہ مدظلہ کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ علاقہ بھر کے سیاسی، سماجی اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب نے خاص طور پر شرکت کی، جن میں مولانا نور محمد صاحبزادہ مولانا محمد طیب، حاجی سلیمان، ڈاکٹر اشتیاق نمایاں تھے، اللہ تعالیٰ احباب کی محبت کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا درس قرآن شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مدنی مسجد دارالعلوم معارف القرآن حسن ابدال میں بعد نماز فجر درس قرآن کریم دیا، جس میں عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر دلائل دیئے رب کریم قبول فرمائے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

یورپ میں حفاظت قرآن کا خدائی کرشمہ

ڈیڑھ سو سال پہلے کا زمانہ تھا کہ انگلینڈ کا ستارہ عروج پر تھا' ایشیا اور برصغیر پر ان کی حکومت تھی' وہ زمین کے ایک بڑے حصے پر چھائے ہوئے تھے' اس زمانے میں ان کی یہ خواہش رہی تھی کہ غریب ملکوں پر اپنی سلطنت و حکومت کا رعب ڈال کر ان کے مسلمانوں کو مرتد کر کے انہیں عیسائیت میں تبدیل کرلیں۔ اس مہم کے لئے انہوں نے ہزاروں ماہر اور تربیت یافتہ پادریوں کی کھیپ تیار کی اور مشاق قسم کے ہزاروں پادریوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے برصغیر روانہ کیا' انہوں نے مختلف طریقوں سے تبدیل مذہب کے لئے انتھک کوششیں کیں' ان میں سے تین طریقے زیادہ استعمال کئے:

ا:...... مالی امداد دے کر غریب مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنا شروع کیا' اپنے طرز کے اسکول، کالج اور ہسپتالوں کا جال بچھایا اور بڑے پیمانے پر رفاہی کام کو فروغ دیا اور پس پردہ بڑی حسن اسلوبی سے مسلمانوں کو عیسائیت کی خوبیوں سے آگاہ کرنا شروع کیا۔

۲:...... سنجیدگی اور خوبصورتی سے عقلی دلائل دے کر مسلمانوں کے اہم عقائد میں تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کی' اس پر مختلف قسم کے اعتراضات کرکے طلبہ اور نوجوانوں کے ذہن کو بگاڑنا شروع کیا' ان کے خام اور کچے فہم سے فائدہ اٹھا کر ان کو اسلام کے خلاف صف آرا کرنے کی کوشش کی۔

۳:...... حکومت اور سلطنت کا رعب ڈال کر ذہنوں کو مسموم اور متاثر کرنے کی ناکام کوشش کی' لیکن:

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

مسلمانوں نے ان میں سے کسی کی پرواہ نہیں کی اور ان کے کسی جھانسے میں نہیں آئے' اپنے فقر و فاقہ کے باوجود اپنے ابدی اور لافانی دین پر جمے رہے اور اتنی زبردست کوشش کے باوجود ایک فیصد مسلمانوں نے بھی عیسائیت قبول نہیں کی۔ اگر کی تو غیر مسلم ہندوؤں نے تھوڑی بہت عیسائیت قبول کی۔

مولانا شمیر الدین قاسمی، برنلے

حالات کی تبدیلی:

پھر ایک زمانہ آیا کہ برصغیر اور مسلم ممالک سے

> **آج یورپ اور برطانیہ کے بڑے بڑے شہروں میں درجنوں مسجدیں بڑے بڑے مکاتب اور سینکڑوں دارالعلوم اور طلبہ اور طالبات کے لئے جامعات قائم ہوچکے ہیں اور مزید قائم ہوتے چلے جارہے ہیں**

برطانیہ کی گرفت ڈھیلی ہوتی چلی گئی' اور بالآخر اس کی حکومت نے ان ممالک سے ڈیرا ڈنڈا اٹھالیا' اس وقت یہ حکومت انگلینڈ تک ہی سکڑی پڑی ہے اور یہیں اپنا ہاتھ پیر مار رہی ہے۔

جب برصغیر سے واپس آرہی تھی تو خدا جانے ان کو کیا ہوا کہ باہر کے ملکوں سے بہت سے لوگوں کو برطانیہ میں بلانا اور ان کو بسانا شروع کیا' ایک چھوٹی سی وجہ تو ضرور تھی کہ دوسری جنگ عظیم میں بے پناہ لوگ مارے گئے تھے' جس کی وجہ سے برطانیہ کی زمین آدمیوں سے خالی ہوگئی تھی۔ خصوصاً مرد کافی تعداد میں جنگ میں کام آگئے تھے اور یہاں فیکٹری چلانے کے لئے مزدوروں کی بڑی کمی واقع ہوگئی تھی' جس کے لئے باہر سے لوگوں کا منگوانا ضروری تھا' لیکن جس کثرت اور سہولیات کے ساتھ لوگوں کو بلوایا اور ساری سہولتیں دے کر ان کو برطانیہ میں بسایا مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر انہوں نے ایسا کیوں کیا اور ابھی تک کیوں لوگوں کو بلاتے چلے جارہے ہیں۔

خدا کا کرشمہ دیکھئے کہ انسان کے اس سیلاب میں انڈیا' پاکستان' بنگلہ دیش اور عرب ممالک سے مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ برطانیہ میں پہنچ گئی بلکہ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی ان کی تعداد کثرت سے آباد ہوگئی ہے۔ یورپین لوگ یہ سمجھتے رہے کہ مسلمانوں کی اگلی نسل اسلام اور قرآن کو بھول جائے گی اور یہاں کی رنگ رلیوں میں مست ہوکر دین اور مذہب کو فراموش کردے گی' لیکن حفاظت دین کے لئے اللہ کی جانب سے کچھ عجیب کرشمے ظاہر ہوئے ان مسلمانوں کو یہاں کی سہولتیں اور فراوانیاں ملیں تو فراغت میں انہوں نے دین کی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

امام اہلِ سنت محقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی یاد میں

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ
مہتمم جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر، ضلع رحیم یار خان

ترجمان اہل سنت فخر اہل دیوبند
قاطع و قامع باطل دلستاں جاتا رہا

دو حسینوں(☆) سے شراب معرفت پی کر امیں
مستفیضوں کو پلاکر مہرباں جاتا رہا

جس کے علم وفیض سے روشن ہوا سارا جہاں
رہنمائے اہلِ حق ماوِ رواں جاتا رہا

جس نے باطل کو کیا چیلنج ہر میدان میں
وہ مبارز مردِ حق شیر ژیاں جاتا رہا

جس کے خامہ نے کئے تھے ملحدوں کے سر قلم
وہ مصنف اور محقق کامراں جاتا رہا

اہل سنت کی امامت سے ہوئے وہ سرفراز
صفِ باطل چیر کے صفدر زماں جاتا رہا

لایخافون کے مصداق مکمل تھے وہ شیخ
اہلِ سنت کا حقیقی ترجماں جاتا رہا

تیرے جانے سے ہوئے ہم دیوبندی سب یتیم
چھوڑ کر تنہا ہمیں سوئے جناں جاتا رہا

ہوگئے علمی پدر کے موت سے بے سایہ ہم
چھوڑ کر گریاں وہ منظور جہاں جاتا رہا

(☆) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، (☆) مفسر قرآن حضرت مولانا حسین علی واں بچھراں

طرف خصوصی توجہ دی اپنی اولاد کو تبلیغی جماعت میں بھیجنا شروع کیا' ان کو مکتب میں قرآن شریف اور موٹے موٹے مسائل پڑھانا لازمی سمجھا اور علماً کی تعداد بڑھانے کے لئے اپنی اولاد کو مدارس میں داخل کیا' ان دینی کاموں کو فروغ دینے کے لئے جہاں جہاں دیہاتوں اور شہروں میں مسلمان آباد تھے' وہاں مسجدیں تعمیر کیں اور ان کے ساتھ ہی اچھے انداز میں مکاتب قائم کئے اور بڑے بڑے مدرسے قائم کئے۔

آج یورپ اور برطانیہ کے بڑے بڑے شہروں میں درجنوں مسجدیں بڑے بڑے مکاتب اور سینکڑوں دارالعلوم اور طلبہ اور طالبات کے لئے جامعات قائم ہوچکے ہیں اور مزید قائم ہوتے چلے جارہے ہیں' مساجد ومدارس کی تعمیر کی رفتار اتنی تیز ہے کہ لگتا ہے کہ دس بیس سال میں یہاں انڈیا' پاکستان کی طرح کثرت سے بڑے بڑے دارالعلوم تعمیر ہوجائیں گے (خدا کرے کہ کسی کی نظر نہ لگے اور ایسا ہی ہو) یہاں علماً اور حفاظ کی تعداد اتنی ہوچکی ہے کہ اکثر و بیشتر مساجد میں تراویح کے موقع پر پہلی پوری صف تقریباً علماً اور حفاظ کی ہوتی ہے جب محراب سنانے والے زبر یا زیر کی غلطی کرتے ہیں تو ان کو لقمہ دینے کے لئے بیک وقت درجنوں آوازیں گونج جاتی ہے دیارِ غیر میں یہ سماں اور یہ صدائیں اتنی سحر آفریں ہوتی ہیں کہ آدمی وجد میں آکر جھوم جاتا ہے۔

جن چرچوں اور گرجاؤں کو انگریز نے اسلام کو تباہ کرنے کے لئے تعمیر کیا تھا اور وہاں سے اسلام پر حملہ کرنے کے لئے تشکیک واعتراضات کے بڑے بڑے بم گولے تیار کرتے تھے' ان کے خالی اور غیر آباد ہونے کی بنا پر مسلمانوں نے سستے داموں خرید خرید کر ان کو مسجد بنالیا یا مدرسہ اور مکاتب میں تبدیل کرلیا' آج علماً اور حفاظ ان چرچوں میں بیٹھ کر بڑے خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے ہیں:

''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔''

''ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔''

مسجد میں تبدیل شدہ چرچوں میں بیٹھ کر جب اس آیت کو پڑھتے ہیں تو ہمیں تعجب کی انتہا نہیں رہتی کہ جو چرچ والے قرآن کریم کو مٹانے کے لئے کیسی کیسی اسکیمیں بناتے تھے' خداوند کریم نے آج ان چرچوں کو خالی کرادیا اور وہیں سے یہ پیغام سنایا کہ ہم نے قرآن کو قیامت تک کے لئے اتارا ہے اور ہم ہی قیامت تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اسکیم بنانے والوں کی اسکیمیں فیل ہوجائیں گی اور انہیں کی نام نہاد عبادتگاہوں سے آواز آئے گی کہ ہم ہی مختلف طریقوں سے قرآن کی حفاظت کریں گے۔

جب برصغیر کے مسلمانوں پر پورے لاؤ لشکر کے ساتھ پادریوں کی یلغار ہورہی تھی اور مسلمان شکست خوردگی کے عالم میں تھے تو اس وقت ان کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ بہت جلد انگلینڈ کے چرچ ان کے ماننے والوں سے خالی ہوجائیں گے اور مسلمان بہت سستے داموں ان کو خرید کر ان میں قرآن پاک کے ابدی پیغام لوگوں کو سنائیں گے۔ حفاظت قرآن کے اس خدائی کرشمے کو دیکھ کر ہر صاحب نظر حیران ہوجاتا ہے۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

☆☆..........☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

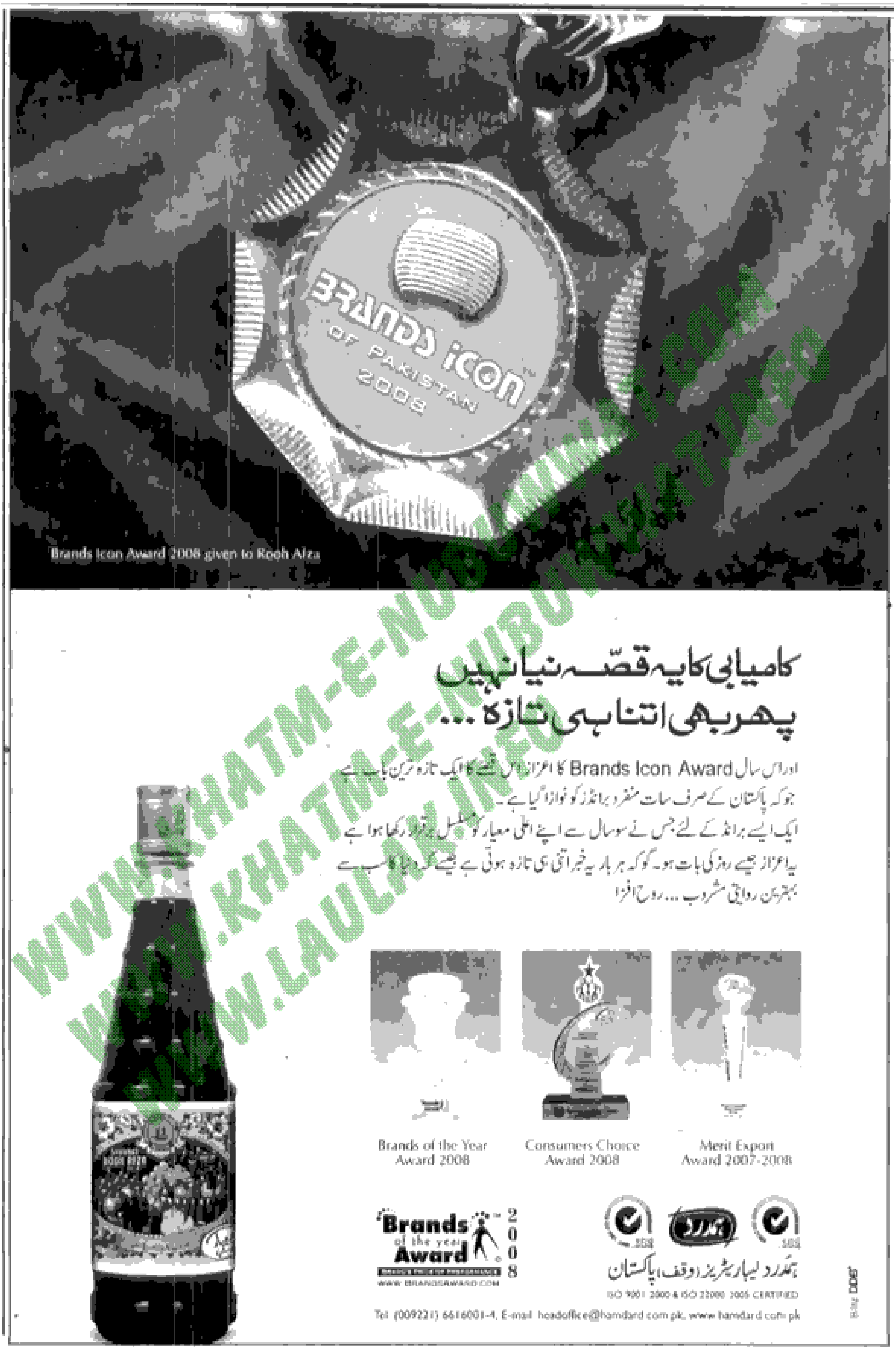

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

سب سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اسلام، اس دین کا نام ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیش کیا۔ چنانچہ جو لوگ کلمہ طیبہ ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھ کر دین اسلام میں داخل ہونے کا عہد کرتے ہیں ان کو دین اسلام کی ان تمام باتوں کا ماننا لازم ہوجاتا ہے جن کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی اور جن کا ثبوت قطعی تواتر سے ہوا ہے۔ ایسے امور کو ”ضروریات دین“ کہا جاتا ہے۔ پس تمام ”ضروریات دین“ کو ماننا شرط اسلام ہے اور ”ضروریات دین“ میں سے کسی ایک کا انکار کرنا دراصل کلمہ طیبہ کا انکار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار ہے۔ اس لئے جو شخص ”ضروریات دین“ میں سے کسی ایک کا انکار کرے یا ان میں شک و شبہ کا اظہار کرے یا ان کے متواتر معنی و مفہوم کو تسلیم نہ کرے ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

”وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ، وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا.“ (الاحزاب:۳۶)

ترجمہ:..... ”اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں، جب کہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر) ان کو ان (مؤمنین) کے اس کام میں کوئی اختیار (باقی) ہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

دین اسلام کے قطعی ومتواتر امور کو ”ضروریات دین“ کہتے ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک کو نہ مانے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے

دوسری جگہ ارشاد ہے:

”فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.“ (النساء:۶۵)

ترجمہ:..... ”پھر قسم ہے آپ کے رب کی! یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں پھر اس آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کرلیں۔“

امام جعفر صادق رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”لو ان قوما عبدوا اللہ تعالیٰ واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وصاموا رمضان وحجوا البیت ثم قالوا لشئ صنعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ألا صنع؟ خلاف ماصنع؟ لو وجدوا فی انفسھم حرجا لکانوا مشرکین ثم تلا ھذہ الآیۃ.“ (روح المعانی ج:۵ ص:۷۱)

ترجمہ:..... ”اگر کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، نماز کی پابندی کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے، پھر کسی ایسی چیز

کے بارے میں، جس کا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، یوں کہے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ اس کے خلاف کیوں نہ کیا؟ اور اس کے ماننے سے اپنے دل میں تنگی محسوس کرے تو یہ قوم مشرکین میں سے ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللّٰہ ویؤمنوا بی وبما جئت بہ۔“ (صحیح مسلم ج:۱، ص:۳۷ مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:..... ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک وہ ”لا الٰہ الا اللہ“ کی گواہی دیں اور مجھ پر اور ان تمام باتوں پر ایمان لائیں جن کو میں لایا ہوں۔“

امام محمد بن حسن الشیبانی ”السیر الکبیر“ میں فرماتے ہیں:

”ومن انکر شیاء من شرائع الاسلام فقد ابطل قول لا الٰہ الا اللّٰہ۔“ (شرح السیر الکبیر ج:۴، ص:۲۶۵، طبع جدید)

ترجمہ:..... ”جس نے اسلام کے احکام وقوانین میں سے کسی ایک کا انکار کیا اس نے ”لا الٰہ الا اللہ“ کے قول وقرار کو باطل کردیا۔“

امام نجم الدین نسفی اپنے عقائد میں لکھتے ہیں:

”الایمان فی الشرع ھو التصدیق بما جاء بہ الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم من عند اللّٰہ والاقرار بہ۔“

(شرح عقائد نسفی ص:۱۲۱ طبع کراچی)

ترجمہ:..... ”شریعت میں ایمان نام ہے ان تمام امور کی تصدیق و اقرار کرنے کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے۔“

سلطان العلماء ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

”الایمان ھو تصدیق النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالقلب فی جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئہ بہ من عند اللّٰہ تعالیٰ۔“

(شرح فقہ اکبر، مطبوعہ مجتبائی دہلی)

ترجمہ:..... ”ایمان ان تمام امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے، جن کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ آپ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔“

علامہ تفتازانی ”شرح مقاصد“ میں لکھتے ہیں:

”أعنی تصدیق النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیما علم مجیئہ بہ بالضرورۃ أی فیما اشتھر کونہ من الدین بحیث یعلمہ العامۃ من غیر افتقار الی نظر و استدلال۔“

(شرح مقاصد، ج:۲، ص:۲۴۷، دار المعارف نعمانیہ لاہور)

ترجمہ:..... ”ایمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کا نام ہے، ان تمام امور میں جن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے لانا واضح طور پر معلوم ہے، یعنی ان کا دین اسلام میں داخل ہونا اس قدر مشہور ہے کہ عام لوگ بھی اس کو جانتے ہیں اور ان کے ثبوت میں کسی فکر و استدلال کی ضرورت نہیں۔“

”فان الاقرار حینئذ شرط لاجراء الأحکام علیہ فی الدنیا، من الصلٰوۃ علیہ وخلفہ والدفن فی مقابر المسلمین والمطالبۃ بالعشور والزکٰوات ونحو ذالک۔“ (شرح مقاصد ج:۲، ص:۲۴۸)

ترجمہ:..... ”جب ایمان اس کا نام ہوا، تو اسلام کی تمام باتوں کا اقرار کرنا کسی شخص پر اسلام کے دنیوی احکام جاری کرنے کے لئے شرط ہوگا۔ مثلاً اس کی نماز جنازہ پڑھنا، اس کے پیچھے نماز کا جائز ہونا، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا

مرزا غلام احمد قادیانی بہت سے ”ضروریاتِ دین“ کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ومرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اور جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت میں شامل ہیں اور وہ مرزا کو اپنا روحانی و مذہبی پیشوا تسلیم کرتے ہیں چونکہ وہ اس کے تمام دعووں کو سچا سمجھتے ہیں اور اس کے الہامات کو وحی الٰہی مانتے ہیں، اس لئے وہ بھی کافر ومرتد ہیں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

اور اس سے زکوٰۃ اور عشر کا مطالبہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔“

مندرجہ بالا تصریحات سے حسب ذیل امور معلوم ہوئے:

اول: جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو دل سے قبول کرتا ہو وہ مسلمان ہے۔

دوم: دین اسلام کے قطعی و متواتر امور کو ”ضروریات دین“ کہتے ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک کو نہ مانے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

سوم: جو شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو مسلمان اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے، اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوگی، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا، اور اس کو اسلامی برادری میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

ان تمہیدی امور کے بعد ہم کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بہت سے ”ضروریات دین“ کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اور جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت میں شامل ہیں اور وہ مرزا کو اپنا روحانی و مذہبی پیشوا تسلیم کرتے ہیں چونکہ وہ اس کے تمام دعوؤں کو سچا سمجھتے ہیں اور اس کے الہامات کو وحی الٰہی مانتے ہیں، اس لئے وہ بھی کافر و مرتد ہیں، خواہ لاہوری گروہ سے ہوں یا ربوہ کی جماعت سے، اور چونکہ مرزا قادیانی نے اسلام کے قطعی اور مسلمہ نظریات سے انحراف کر کے امت مسلمہ سے خود علیحدگی اختیار کر لی ہے، اس لئے اہل اسلام اس بات پر مجبور ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس پر ایمان رکھنے والوں کو خارج از اسلام قرار دیں۔ چنانچہ تمام اہل اسلام اس پر متفق ہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کیوں مرتد اور خارج از اسلام ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر و ارتداد اور خارج از اسلام ہونے کے وجوہ بے شمار ہیں، مگر ہم بحث کو مختصر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چار وجوہات پر اکتفا کرتے ہیں:

۱:...... مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا، جب کہ اسلامی عقیدہ کی رو سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبیؐ ہیں۔ اور جو شخص آپؐ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

۲:...... مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا، اور اسلامی عقیدہ کی رو سے ایسا دعویٰ سراسر کفر ہے۔

۳:...... مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ تمام انبیاءؑ کے اوصاف و کمالات اس کی ذات میں جمع ہیں، اور ایسا ادعا کفر ہے۔

۴:...... مرزا قادیانی نے انبیاءؑ کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہایت مکروہ الفاظ میں توہین کی ہے، اور کسی نبی کی توہین کفر ہے۔

ذیل میں ہم ان چار نکات پر الگ الگ بحث کریں گے۔

مرزا قادیانی کے ارتداد کی پہلی وجہ:

رسالت و نبوت کا دعویٰ:

”نبی“ اسلام کا ایک مقدس اصطلاحی لفظ ہے، جس کا استعمال صرف انبیاءؑ کرام علیہم السلام پر ہو سکتا ہے۔ چونکہ منصب نبوت حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے، اس لئے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ”نبی“ کا لفظ اپنے لئے استعمال کرے، وہ اگر مجنوں اور دیوانہ نہیں تو کافر و مرتد ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تحفہ قادیانیت ج:۱ ص:۱۰تا۴۹)

مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف نبی کا مقدس لفظ اپنے لئے استعمال کیا بلکہ کھل کر نبوت کا دعویٰ کیا اور نبوت کے تمام اوصاف و لوازم بھی اپنے لئے ثابت کئے۔

”...یہ کلام جو میں سناتا ہوں، یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔“

(تحفۃ الندوۃ ص:۷، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۹۵)

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا:

یہ بات ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نبی ہونے کا قائل اور اپنے لئے عہدۂ نبوت کا مدعی ہے اور عہدۂ نبوت کے لوازم کے طور پر مندرجہ ذیل امور اپنے لئے ثابت کرتا ہے:

۱:...... دعویٰ نبوت کا اعلان۔

۲:...... خدا کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا اقرار۔

۳:...... اپنے لئے لفظ نبی کا اقرار۔

۴:...... وحی نبوت کا اقرار۔

۵:...... اپنے معجزات کا اقرار۔

۶:...... اپنے کو نبی تسلیم کرانے کی دعوت۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

۷:...... نبی معصوم ہونے کا اقرار۔

۸:...... نہ ماننے والوں کو مجرم ٹھہرانا۔

۹:...... ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان تفریق۔

ذیل میں مرزا غلام احمد کی کتابوں سے مندرجہ بالا نکات کا علی الترتیب ثبوت پیش کیا جاتا ہے:

۱:......دعویٰ نبوت کا اعلان:

۱:......"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص:۱۱، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۱)

۲:......"اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں، مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔" (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۶،۷۔ روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۱۱۔ مجموعہ اشتہارات ج:۳ ص:۴۳۵،۴۳۹، النبوۃ فی الاسلام ص:۳۱۰، حقیقۃ النبوۃ ص:۲۶۴)

۳:......"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں، اصل میں یہ نزاع لفظی ہے، خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو، اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے، پس ہم نبی ہیں، ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔"

آگے لکھا ہے:

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی، صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے، جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو، پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلہ (احمدیہ) میں ہے۔" (ملفوظات مرزا قادیانی ج:۱۰ ص:۱۲۷ طبع ربوہ)

۴:......"پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں، یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔" (تحفۃ الندوۃ ص:۷، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۹۵)

۵:......"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۶۸، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۵۰۳)

۶:......"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاءؑ نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح ص:۴۸، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۴۲۶) (جاری ہے)

> "...میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاءؑ نے نبی اللہ رکھا ہے۔"
> (نزول المسیح ص:۴۸، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۴۲۶)

اللہ نواز لغاری کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے بہترین معاون جناب اللہ نواز لغاری صاحب کا اکلوتا بیٹا جناب سلیم لغاری ایک طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد گزشتہ دنوں انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین ان کے آبائی گاؤں دولت لغاری میں ہوئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جماعتی احباب حاجی عنایت اللہ احمدانی، قاری بشیر احمد، قاری سلمان محمد، خلیل الرحمن بلیدی، عبدالسلام بلیدی سمیت نماز جنازہ میں شرکت کی۔ قارئین ختم نبوت سے التماس ہے کہ جناب سلیم لغاری مرحوم کی بلندی درجات کی دعا کریں۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

خبروں پر ایک نظر

ریاض احمد گوہر شاہی کے چیلے اور گستاخانِ رسول

لیاقت علی اور عمر دراز کو سزائے موت اور پانچ لاکھ جرمانے کی سزا

جھنگ (عدالتی رپورٹ) جھنگ صدر کے سیشن جج جناب ریاض الحسن علوی نے ریاض احمد گوہر شاہی کے چیلوں اور گستاخانِ رسول لیاقت علی اور عمر دراز کو سزائے موت اور پانچ لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنادی۔ تفصیلات کے مطابق محمد سعید نامی شخص جو کہ بیگ کالونی گوجرہ روڈ جھنگ کا رہائشی ہے، اس نے آج سے تقریباً ساڑھے پانچ سال قبل اپنی بیٹی (ح) کی شادی مسمّی عمر دراز نامی شخص سکنہ بیگ کالونی کے ساتھ کردی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد عمر دراز نے اپنی بیوی سے کہنا شروع کردیا کہ گوہر شاہی میرا اللہ ہے، میں خدا کو اللہ نہیں مانتا اور نہ ہی حضرت محمد کو مانتا ہوں، اس بنا پر دونوں میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہوگئے، جس کی بنا پر مورخہ ۱۳/ مارچ ۱۹۰۶ء کو عمر دراز نے اپنے بیوی کو طلاق دے دی۔ دستاویز طلاق نامہ میں بھی عمر دراز مذکورہ نے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں ریاض گوہر شاہی کو اپنا خالق، مالک، دوزخ و جنت اور اسی کو اپنا مذہب مانتا ہوں، بعدازاں عمر دراز نے جب اپنی بیوی کا سامان جہیز واپس کیا تو اس سامان میں عمر دراز کے بھائی لیاقت علی کے ہاتھ سے لکھا ہوا، ایک پرچہ موجود تھا، جس میں دیگر عقائد کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ گوہر شاہی آئے تو محمد کا دین ختم ہوگیا: چھڈ دے چھڈ اللہ محمد نوں، گوہر شاہی دی پوجا کر۔ (نعوذ باللہ)

اس تحریر میں لیاقت علی نے مزید لکھا ہے کہ: ”میں نے خود دیکھا گوہر شاہی کے ایک پاؤں تلے اللہ دوسرے پاؤں تلے محمد لکھا ہوا تھا۔ (نعوذ باللہ)

محمد سعید مذکورہ بالا نے مذکورہ تحریر مولانا غلام حسین مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے سپرد کی۔ مولانا غلام حسین مورخہ ۱۸/ مارچ ۲۰۰۶ء کو دیگر افراد ملازم حسین اور احمد نواز کے ہمراہ عمر دراز اور لیاقت مذکورہ کی دکان واقع سیٹلائٹ ٹاؤن گئے اور ان دونوں سے اس تحریر کے بارے میں دریافت کیا تو لیاقت علی مذکورہ نے مذکورہ بالا تحریر کی زبانی تصدیق کی بلکہ اسی تحریر پر مزید یہ لکھا ہے کہ: ”میں لیاقت علی اس کاغذ پر ریاض گوہر شاہی کے بارے میں جو تحریر لکھی ہوئی ہے یہ بالکل حق ہے، حق ہے۔“

بعدازاں مولانا غلام حسین نے مندرجہ حالات و واقعات کی روشنی میں عمر دراز اور لیاقت علی دونوں بھائیوں کے خلاف مقدمہ درج کرانے کے لئے ایس ایچ او تھانہ صدر جھنگ کو درخواست دی۔ جس پر دونوں ملزمان بالا عمر دراز اور لیاقت علی کے خلاف مقدمہ نمبر ۱۲۶، مورخہ ۲۱/ مارچ ۲۰۰۶ء، بجرم ۲۹۵-سی، ت، پ درج ہوا۔ مقامی پولیس نے ملزمان بالا کو گرفتار کرکے چالان عدالت کیا۔ مقدمہ بالا کی سماعت بعدالت جناب سید اعجاز حسین شاہ صاحب سیشن جج جھنگ شروع ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے مولانا غلام حسین، ملازم حسین، محمد سعید، محمد سعید کی بیٹی کے علاوہ رحمت اللہ اے ایس آئی، غلام حسین ڈی ایس پی، اور مرزا غفار بیگ ایس پی انویسٹیگیشن (ریٹائرڈ) کے بیانات قلم بند ہوئے، تمام گواہان نے ملزمان بالا کے خلاف شہادت دی اور استغاثہ کی تائید کی۔ اس کے بعد سید اعجاز حسین شاہ سیشن جج کا تبادلہ ہوگیا۔ موصوف کی جگہ نئے جج صاحب جناب ریاض الحسین علوی سیشن جج تشریف لائے۔ مورخہ ۵/ مارچ ۲۰۰۹ء کو دونوں ملزمان نے زیر دفعہ ۳۴۲ ض، ف اپنے بیانات روبرو سیشن جج صاحب قلم بند کراتے ہوئے کہا کہ گواہان نے ہمارے خلاف جو گواہی دی ہے، وہ بالکل درست ہے، ہم اب بھی اپنے عقائد پر قائم ہیں اور گوہر شاہی کو اللہ سے بڑا مانتے ہیں۔ مورخہ ۲۷/ مارچ ۲۰۰۹ء کو بحث سماعت کرنے کے بعد فاضل سیشن جج صاحب نے ہر دو ملزمان لیاقت علی اور عمر دراز کو سزائے موت اور ۵ لاکھ روپے جرمانہ عدم ادائیگی پانچ سال قید بامشقت کا حکم سنایا۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورۂ ہزارہ ڈویژن

داتہ مانسہرہ (سید شجاعت علی شاہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے زیر اہتمام ۲۲/ مئی کو مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں بعد از نماز مغرب عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت یادگار اسلاف شیخ الحدیث والتفسیر مولانا شفیق الرحمن نے کی اور خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کیا اور مسئلہ کی وضاحت اور کانفرنس کی غرض و غایت، اہمیت پر مدلل اور مفصل بیان کیا۔ اس کے علاوہ مقامی علماء کرام نے بھی خطاب کیا، دوسرے دن ۲۳/ مئی کو بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں بھرپور کانفرنس منعقد ہوئی، علاقہ بھر کے علماء اور عوام نے کانفرنس میں شرکت کی، وسیع و عریض مسجد صحن سمیت لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے علاوہ سید عبدالمجید ندیم شاہ نے خطاب کیا۔ جلسہ کی صدارت صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی اور اختتامی دعا کی۔ ۲۳/ مئی کو بعد از نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت داتہ میں کانفرنس منعقد ہوئی، جلسہ کی صدارت صاحبزادہ خلیل احمد نے کی اور خصوصی خطاب مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت، اہمیت و ضرورت کو واضح کیا۔ جلسہ صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAOLAK.INFO

مکتوب جہلم

اعتماد علی السلف کی ضرورت

گرامی قدر جناب حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم سب بخیر وعافیت ہیں اور بارگاہ الٰہی سے امید قوی ہے کہ آنجناب بھی خیر وعافیت سے ہوں گے۔

باعث تحریر آنکہ ماہ ربیع الثانی کے ماہنامہ ''بینات'' میں حضرت والد مرحوم مولانا قاری خبیب احمد عمرؒ کی وفات پر آپ کا ایک مختصر مگر جامع تعزیتی مضمون پڑھا، بہت دنوں سے ارادہ کر رہا تھا کہ آنجناب کی خدمت میں بطور شکریے کے چند الفاظ تحریر کروں لیکن والد صاحب کی تعزیت اور افسوس کے لئے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ تا حال جاری ہے علاوہ ازیں جامعہ اور جماعت کے بہت سے معاملات میں بے پناہ مصروفیت کے باعث بروقت عرض گزارنہ ہوسکا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندہ کو امسال فریضہ حج کی ادائیگی کی توفیق بخشی اور سفر حج کے دوران مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم میں ہمارے مشفق ومربی جناب حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم کے ہمراہ آنجناب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا نے آپ کا تعارف کروایا تو چونکہ اس مقدس سفر میں میری والدہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ بھی میرے ہمراہ تھیں تو میں نے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر والدہ صاحبہ سے اس ملاقات کا ذکر کیا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور انہوں نے حضرت نانا جی کے ساتھ آپ کی نسبت خلافت کا بھی ذکر فرمایا، جس کا بندہ کو پہلے علم نہ تھا اور اس کے بعد جلد ہی ہماری واپسی ہوگئی اور آپ سے دوبارہ ملاقات نہ ہوسکی۔

حضرت والد صاحب کے سانحہ ارتحال سے ہمارے خاندان کا متاثر ہونا تو فطری عمل ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعتی احباب اور متعلقین جامعہ بھی شدید صدمہ سے دوچار ہوئے ہیں کیونکہ درحقیقت یہ طبقہ ابھی تک دادا مرحوم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمیؒ کے وصال کو بھول نہیں پایا تھا اور ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا ابھی پُر نہیں ہوا تھا کہ حضرت والد صاحب بھی داغ مفارقت دے گئے اور یہ ہم سب کے لئے بہت کڑا وقت ہے، کیونکہ ہمارے بزرگوں کی دین حق کے لئے مثالی محنت اور کام کے پھیلاؤ کا صحیح اندازہ اب ہوا ہے ایک طرف جامعہ اور اس کی آزاد کشمیر سمیت ملک بھر میں پھیلی ہوئی سو (۱۰۰) کے قریب شاخیں تو دوسری طرف علاقے بھر میں صحیح عقائد ونظریات کی ترجمانی ہے اور ایسی کیفیت میں آپ جیسے بزرگوں کی سرپرستی اور مخلصانہ دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ دارالعلوم دیوبند کے اس روحانی فیض کو تا قیامت جاری وساری فرمائیں۔ آمین۔

اور آخر میں آنجناب سے التماس ہے کہ اگر قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر بطور نصیحت چند الفاظ تحریر فرمادیں تو یہ ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہوں گے۔

والسلام

خادم اہل سنت والجماعت

قاری محمد ابوبکر صدیق

خادم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم

عزیز محترم برادر مکرم جناب مولانا قاری

محمد ابوبکر صدیق صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معروض آنکہ آنجناب سے براہ راست نہ تو شناسائی تھی اور نہ ہی آپ کا خط وکتابت کا پتہ تھا، اس لئے آپ سے براہ راست تعزیت نہیں کرسکا، ورنہ آپ کے گرامی قدر ماموں مولانا راشدی صاحب سے اسی وقت فون پر رابطہ کرکے تعزیت عرض کردی تھی، آپ نے بہت اچھا کیا کہ براہ راست راقم کو اس طرف متوجہ فرمادیا۔

بہرحال میں آپ کے والد ماجدؒ کے سانحہ رحلت پر آپ سے، آپ کے تمام بہن بھائیوں اور آپ کی والدہ ماجدہ سے دل کی گہرائیوں سے حسب سنت تعزیت کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون. ان للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی. فالتصبر تحتسب، اللھم لاتحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ. آمین.

میرے عزیز! اب تک آپ کسی کے تابع تھے اور آپ مسئول نہیں تھے اب آپ ذمہ دار اور مسئول ہوگئے ہیں تو آپ اپنی، اپنے خاندان اور متعلقین کی دینی، دنیاوی اور روحانی ذمہ داریوں کے بارہ میں مسئول ہیں، بس پھونک پھونک کر قدم رکھیں اور اکابر واسلاف کی راہ سے سرمو انحراف نہ ہونے پائے۔

میرے عزیز! آپ کو باہر جن فتنوں سے پالا پڑے گا، ان میں سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ اسلاف پر سے اعتماد ختم کیا جائے گا۔

میرے عزیز! اس وقت سب ملحدین، متجددین کا یہی نظریہ ہے کہ کسی طرح جدید نسل اور نوجوانوں کا اپنے اسلاف صالحین سے اعتماد ختم کیا جائے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

میرے عزیز! آج جتنا فساد ہے وہ عدم اعتماد علی الاسلاف کی وجہ سے ہے۔

میرے عزیز! آج سب یہی کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کا جو معنی و مطلب ہم نے سمجھا ہے، وہ صحیح ہے، حالانکہ انہوں نے کسی سے پڑھا نہیں ہے یا پڑھا ہے تو ہضم نہیں کیا۔ اس لئے یہ خودرائی تباہ کن ہے، اس سے خود بھی بچئے اور دوسروں کو بھی بچایئے!

میرے عزیز! آج ہمارے پاس دین کی یا قرآن وسنت کی جو شکل موجود ہے، وہ اکابر و اسلاف کی سنہری سند سے منقول ہے، اگر سند کے ان واسطوں کو درمیان سے ہٹادیا جائے تو ہمارا پورے کا پورا دین حتی کہ قرآن و سنت بھی ناقابل اعتماد ہوجائیں گے۔

میرے عزیز! جس طرح کوئی انسان سلسلہ نسب منقطع ہونے پر وراثت کا حقدار نہیں ہوتا، اسی طرح جسے سلسلہ بہ سلسلہ اکابر سے قرآن و حدیث کا فہم نہ پہنچا ہو یا اس کا رابطہ تعلیم اسلاف سے جڑا ہوا نہ ہو، وہ کیونکر اکابر و اسلاف کی وراثت علم دین کا حق دار یا عالم کہلا سکتا ہے؟

بس ان چند گزارشات کو پلے باندھ لیں، یہ میری فہم نہیں اکابر کے ملفوظات سے اقتباسات ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ سے اپنے دین متین کا کام لے لے اور اپنے نانا امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، دادا حضرت مولانا قاضی عبداللطیفؒ کے علوم و معارف کا صحیح وارث بنائے آمین، والدہ کی خدمت میں تسلیمات عرض کریں۔ آپ کے حضرت نانا جان امام اہل سنتؒ کی رحلت کے سانحہ پر یوں تو ہم سب ہی مستحق تعزیت ہیں، تاہم آپ، آپ کے خاندان اور خصوصاً والدہ ماجدہ کی خدمت میں تعزیت عرض ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ کی بال بال مغفرت فرماکر ان کو درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

(مولانا) سعید احمد جلال پوری

۳۰/۵/۲۲ھ

قادیانیت سے تائب ہونے والے

سات افراد کا قبولِ اسلام

چناب نگر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے رہنما اور خطیب مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کے ہاتھ پر سات قادیانیوں نے مرزائیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا۔

تفصیلات کے مطابق ۲/ جون ۲۰۰۹ء بروز منگل کوڈیری فارم کوٹ امیر شاہ نزد تھانہ چناب نگر کے رہائشی (۱) ساجد جاوید، (۲) زوجہ محمد جاوید، (۳) فیصل جاوید، (۴) دانش جاوید، (۵) ذہیب جاوید، (۶) کنول جاوید، (۷) ارم جاوید مشرف بہ اسلام ہوگئے۔

اس خوش قسمت گھرانے کے سربراہ نے بتایا کہ ہمارے آباؤ اجداد قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، ہم بھی ان کے مذہب پر تھے لیکن دینی ماحول، علماء کرام کی تقریروں اور تبلیغ سے پتہ چلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہیں تھا بلکہ وہ جھوٹا، دجال، کذاب کافر اور مرتد تھا۔ جس نے متضاد قسم کے دعوے کر رکھے تھے، ہم نے اس کے باطل عقائد کو دیکھتے ہوئے، تائب ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہم صدق دل سے اور بغیر کسی جبر و اکراہ اور ترغیب کے توبہ تائب ہوکر کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہوگئے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی اور اسے نبی ماننے والوں کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں اور قادیانی مذہب پر لعنت بھیجتے ہیں۔

ہم انشاء اللہ اسلام کے بنیادی ارکان پر پابندی سے عمل کریں گے اور علماء کرام سے رابطہ رکھ کر دینی مسائل معلوم کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اس موقع پر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے ان افراد کو مبارک باد پیش کی، ان کے لئے استقامت کی دعا کی اور انہیں ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

تاریخ اسلامی کا سب سے پہلا وقف

جنگ خیبر ۷/ ہجری میں ہوئی، خیبر کی زمین مجاہدین اسلام میں تقسیم ہوئی زمین کا ایک ٹکڑا (ثمغ نامی) آقاو دو جہاں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اللہ کے لئے وقف کردیا، یہ وقف اسلامی تاریخ کا سب سے پہلا وقف تھا۔

(از: خواجہ عابد نظامی نوائے وقت ۱۵/ مارچ ۲۰۰۲ء)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

بمقام جامع مسجد ختم نبوّت مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادیؐ — لا نبیؐ بعدی

سالانہ

ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

زیر سرپرستی
مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ
خان محمد صاحب
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم
(نائب امیر مرکزیہ)

بتاریخ یکم تا ۲۰ شعبان ۱۴۳۰ھ
بمطابق 25 جولائی تا 13 اگست 2009

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم، درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردِ قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- رہائش اور خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

نامور علماء، مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے۔ انشاء اللہ

پتہ برائے درخواست
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4514122

زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت چناب نگر ضلع چنیوٹ
فون: 047-6212611

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO